https://umnews.net

مجله تحریک طالبان پاکستان
29
محرم الحرام ۱۴۴۶ ھ ق بمطابق جولائی ۲۰۲۴ ء

MUHARRAM 1446

MUJALLAH 29 TALIBAN

JULY 2024

- سانحہ انبار، مجھے مشرکین مکہ یاد آگئے
- پاکستانی میڈیا کا نوحہ
- پاکستانی شاہی حکمرانی

@umarmedia

فہرست مضامین

اداریہ

میڈیا، بے حسی کی انتہاء

میڈیا یا ذرائع ابلاغ کسی ملک یا جماعت کے چہرے کی سی حیثیت رکھتا ہے جو آنکھوں سے دیکھتا، کانوں سے سنتا اور منہ سے بولتا ہے اور دنیا کو خبردار کرتا ہے کہ ملک کی کیا صورتحال ہے؟ بحیثیت پاکستانی ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کے تمام میڈیا چینلز نے بے حسی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے یا یوں کہا جائے کہ اسے کسی جابر نے جکڑلیا ہے تاکہ یہ کچھ بھی دیکھ، سن اور بول نہ سکے ہمارے ملک کا میڈیا ان مسائل کے بارے میں بولتا ہی نہیں ہے جو ضروری اور بنیادی ہوں بلکہ انتہائی فضول اور بعض اوقات قوم کو بلا ضرورت غیروں کی خبریں دیکھنے اور سننے پر مجبور کرتا ہے

مثال کے طور پر گزشتہ تقریبا دس ماہ سے بلوچستان کے سرحدی شہر چمن میں ایک دھرنا چل رہا تھا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور پہلے سردی اور اب گرمی کے انتہائی سخت موسم میں خون پسینہ بہا کر حکومت سے مطالبات کررہے تھے سوائے ایک دو کے، کسی میڈیا چینل نے یہ زحمت نہ کی کہ جا کر معلوم کریں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ آخر چاہ کیا رہے ہیں؟ اسی طرح گیلہ من وزیر کی مظلومانہ قتل کا واقعہ پیش آیا جہاں ملک بھر سے لوگوں نے آواز اٹھانا چاہی اور لاکھوں کی تعداد میں جنازے میں شرکت کی، مگر مجال ہے کہ کوئی جاکر پوچھے کہ کس نے کس کو کیوں قتل کیا؟ بلوچستان کے لاپتہ افراد کے دھرنے اور احتجاج تو اب آئے روز کا مسئلہ بن گئے ہیں

یہاں ظاہری طور پر اسٹیبلیشمنٹ کے مفادات کیلئے دشمن تصور کیے جانے والے ملک بھارت کی اداکاراؤں کی شادیوں، طلاق اور فرینڈشپس کی خبریں چھپتی ہیں، مکیش امبانی کی بیٹے کی شادی میں شرکت کرنے والے ایک ایک شخص کے حوالے سے خبر دی جاتی ہے، فلمز ریلیز اور ڈانس و فحاشی بھری خبریں دیکھنے کو ملتی ہیں مگر مظلوم اقوام پر ڈھائے جانے مظالم کے حوالے سے ایک لائن نہیں چھپتی

ہم پہلے بھی پیغامات دے چکے ہیں اور اب بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ملک و قوم پر رحم کرتے ہوئے میڈیا آزاد بنے، وہ خبر دے جو حقیقت اور ضرورت پر مبنی ہو، قوم کو جگانے اور آگاہ رکھنے میں کردار ادا کرے صرف پیسہ کمانے اور شہرت کو ہی مقصد نہ بنایا جائے بلکہ میڈیا کے اصول و ضوابط کو دیکھتے ہوئے اصل مقصد حاصل کیا جائے فوج کے خاموش آلہ کار بن کر آپ اہل وطن کی لعنتیں اور بددعائیں ہی بٹور سکتے ہیں اور بس

مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

کاوش آصف رضا — قسط چہارم

عہد عثمانی :

حضرت عثمان نے بارہ سال تک خلافت کی لیکن آخری ۶ سالہ عہد خلافت میں تمام عام طور پر شورش و بے چینی پھیل گئی تھی اور ہر طرف ریشہ دوانی و فتنہ پردازی کا بازار گرم تھا، حضرت طلحہ نے دربار خلافت کو مشورہ دیا کہ اسباب شورش کی تفتیش و تحقیق کے لئے وفود روانہ کئے جائیں، چنانچہ یہ رائے پسند کی گئی اور ۳۵ھ میں محمد بن مسلمہ، اسامہ بن زید، عمار بن یاسر اور عبداللہ بن عمر مختلف علاقوں کیلئے روانہ کئے گئے، ان لوگوں نے واپس آکر اپنی تحقیقات کا جو نتیجہ پیش کیا اس پر عمل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مفسدین نے بارگاہ خلافت کا محاصرہ کرلیا، گو حضرت طلحہ نے اس موقع پر حضرت عثمان کی کوئی خاص اعانت نہیں کی، تاہم وہ اکثر خود ایک غیر جانبدار شخص کی حیثیت سے دریافت حال کے لئے محاصرین کی جماعت میں تشریف لے گئے چنانچہ وہ ایک دفعہ وہاں موجود تھے کہ حضرت عثمان نے اپنے بالا خانہ پر کھڑے ہوکر کبار صحابہ میں ایک ایک کا نام لیکر پکارا، اسی ضمن میں حضرت طلحہ کا نام بھی آیا، انہوں نے جواب دیا "ہاں! میں حاضر ہوں" حضرت عثمان نے اپنے احسانات اور فضائل و مناقب بیان کرکے ان سے تصدیق چاہی تو انہوں نے مفسدین کے سامنے نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اس کی تصدیق کی آخر میں محاصرہ زیادہ خطرناک ہوا تو حضرت علی اور حضرت زبیر کی طرح حضرت طلحہ نے بھی اپنے صاحبزادہ محمد کو حضرت عثمان کی حفاظت کے لئے متعین کردیا، چنانچہ جب مفسدین نے یورش کی تو محمد بن طلحہ نے نہایت تندہی اور جانفشانی سے انکا مقابلہ کیا، محافظین نے باوجود قلت تعداد کے اس سیلاب کو روکے رکھا، لیکن چند نابکار دوسری طرف سے اندر گھس آئے اور صبر اور حلم کے آفتاب کو ہمیشہ کے لئے خونیں شفق کے پردہ میں نہاں کردیا، حضرت طلحہ کو جب معلوم ہوا تو افسوس کے ساتھ فرمایا : "اللہ عثمان پر رحم کرے" لوگوں نے کہا مفسدین اب اپنے فعل پر نادم ہیں، فرمایا : اللہ انہیں ہلاک کرے اس کے بعد یہ آیت پڑھی

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ (سورۂ یٰسین)

ترجمہ : (اس وقت) وہ نہ کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف واپس جا سکیں گے۔

حضرت علی کے ہاتھ پر بادل نخواستہ بیعت کی، حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مصریوں نے حضرت علی کو عنان خلافت سنبھالنے پر مجبور کیا، اور مسجد نبوی میں لوگوں کو بیعت عام کے لئے جمع کیا، حضرت طلحہ گو برابر کے دعویدار تھے تاہم اس شورش و ہنگامہ کے وقت زبان نہ ہلا سکے اور بادل نخواستہ بیعت کرلی

خلیفہ وقت کے مقابلہ میں خروج اور اس کی وجہ :

خلیفہ وقت کا قتل کوئی معمولی حادثہ نہ تھا، اس سے تمام علاقے میں شورش اور بد نظمی پھیل گئی، اور مفسدین کی مطلق العنانی نے خود مدینہ کو پر فتن بنا دیا، حضرت طلحہ کامل چار ماہ تک خاموشی کے ساتھ اس فتنہ و فساد کا تماشا دیکھتے رہے، لیکن جب دربار خلافت کی طرف سے اس کے انسداد کی کوئی امید نہ رہی کیوں کہ سیدنا علی رضہ مفسدین کی شورشوں سے خود کو ہی غیر محفوظ تصور کرتے تھے اس لئے انہوں حالات ٹھیک ہونے تک قصاص کو موخر کردیا، اسی طرح حضرت طلحہ خود علم اصلاح بلند کرنے کے لئے حضرت زبیر کو ساتھ لیکر مدینہ سے مکہ چلے آئے، حضرت عائشہ حج کے خیال سے مکہ آئی تھیں اور مدینہ کی شورشوں کا حال سن کر اس وقت تک یہیں مقیم تھیں، اس لئے ان دونوں نے سب سے پہلے ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر مدینہ کی کیفیت بیان کی اور علم اصلاح بلند کرنے پر آمادہ کیا، تھوڑی دیر کی بحث و مباحثہ کے بعد حضرت عائشہ راضی ہوگئیں اور حضرت طلحہ کی رائے کے مطابق بصرہ جانے کی تیاری ہوئی، کیونکہ وہاں ان کے طرفداروں کی ایک بڑی جماعت موجود تھی، اور نہایت آسانی کے ساتھ اس مہم کی شرکت پر آمادہ ہو سکتی تھی



اخلاق مجاہد 02 (فکرِ جہاد)

شیخ ابو محمد کشمیری

انسان کے شب و روز کے اعمال اس کے افکار و نظریات کی عکاسی کرتے ہیں ۔ افکار اگر طیب اور پاک ہیں تو انسان کے اعمال بھی طیب ہوتے ہیں تاہم اگر افکار ہی میں کھوٹ ہو تو اعمال میں اس کی خباثت ظاہر ہوجاتی ہے ، لہذا ایک مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی افکار کو ہمیشہ طیب اور بلند رکھے ۔ بلند بایں معنی کہ کبھی بھی اس کی فکر کا مرکز محض اس کا نفس اور اہل و عیال اور ان کے دنیوی تقاضے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ مجاہد کو ہمیشہ اپنی، اپنے گھر والوں کی اور پھر پوری امت مسلمہ کی آخرت کی فکر کرنی چاہیئے کہ کیسے وہ آخرت کے کڑے امتحان میں کامیاب ہوسکتے ہیں ؟ ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جس کی فکر آخرت ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بے نیاز اور غنی کر دیتا ہے، اس کے امور کی شرازہ بندی کرتا ہے اور دنیا عاجز و درماندہ ہو کر اس کے پاس آتی ہے ۔ اور جس کی فکر صرف دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے فقر و فاقہ کو اس کی پیشانی پر رکھ دیتا ہے، اس پر اس کے امور کو منتشر کر دیتا ہے اور اسے دنیا میں سے وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے ۔"

(جامع الترمذي)

اس حدیث مبارک سے پتا چلا کہ ہمیں دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر ہونی چاہیئے اور اس فکر میں بھی ہمیں خودغرض نہیں ہونا بلکہ اپنے آپ کو، اپنے گھر والوں کو اور پھر تمام انسانیت کو جہنم کی آگ سے بچانے کی سعی کرنی ہے ۔

اسی ضمن میں ایک مجاہد کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہنی چاہیے کہ دین اسلام غالب آجائے اور باقی تمام نظام ، ادیان ، مذاہب ، طور طریقے ، رسم و رواج وغیرہ وغیرہ مغلوب ہو کر رہ جائیں ۔ ایک مجاھد جب دیکھتا ہے کہ معاشرے میں دین اسلام مغلوب ہے ، دین کا آئے دن مذاق بنایا جارہا ہے ، اسلامی قوانین کو چھوڑ کر غیر اللہ کے قانون سے فیصلے کیے جارہے ہیں ، یہود و نصاری سے دوستی کے گن گائے جارہے ہیں تو اس کے اندر جہاد کی وجوبیت کی فکر جنم لیتی ہے اور وہ قرآن مجید کی اس آیت

"وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ

ترجمہ : اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لئے خالص ہوجائے" ۔

پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وقت کے باطل کے سامنے ڈٹ جانے اور اس کے مقابلے میں آکر جہاد کرنے کا فیصلہ کرتا ہے ۔ یہی اس کی فکر کا مرکز بن جاتا ہے ۔ اور جب اس کی یہ فکر اس پر غالب ہوتی ہے تو اس کے اعمال سے اس فکر کی خوشبو آنے لگتی ہے ، پھر وہ خوشبو مہکنے لگتی ہے پھر وہ خوشبو پھیلتی ہے اور دوسروں کو اس سے فیض یاب کرتی ہے ۔

افکار و نظریات بہت قیمتی ہوتے ہیں ۔ یہی ہر تحریک کی اساس ہوا کرتے ہیں ۔ افراد کو ختم کیا جاسکتا ہے لیکن افکار ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور جب تک افکار زندہ رہتے ہیں تب تک تحریک زندہ رہتی ہے چاہے افراد ختم کیوں نہ ہوجائیں ۔ افراد دوبارہ بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں لیکن اس کے برعکس اگر فکر و نظریہ میں کھوٹ آجائے تو افراد لاکھوں کیوں نا ہوں وہ ریت کے ذروں سے زیادہ اور حیثیت نہیں رکھتے ہیں ۔

آج عالم کفر اس بات پر ڈٹا ہوا ہے کہ کسی طرح "تعلیم" کے نام پر اس فکر کو ختم کیا جاسکے ، اس نظریہ کو دھندلا کیا جاسکے ۔ اسی لیے مجاہدین اسلام کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف اس فکر کو اپنے اندر زندہ رکھیں ، بلکہ اسکو جاوید رکھنے کے لیے خوب محنت کریں ۔

اللہ ہمیں اس فکر کو اپنانے کی توفیق دے آمین

سانحہ انبار، مجھے مشرکین مکہ یاد آ گئے

مولانا خالد قریشی



ہم نے قابیل بن آدم علیہ السلام کے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے سے لیکر غزہ میں نہتے مسلمانوں پر اسرائیلی بمباری کی روایات، خبریں، ویڈیوز اور آڈیوز سنی اور دیکھیں اپنی زندگی میں افغان جہاد کے اندوہناک واقعات سنے اور کشمیر میں بھارتی جارحیت کے سچے توکیا اس سے زیادہ جھوٹے واقعات پڑھنے اورسننے کو ملے غرض دنیاجہاں کی کتابیں الٹ پلٹ کردو، گوگل سرچ کرو، کچھ بھی کرکے قتل کے طریقے ڈھونڈو آپ کو گولی مارنے سے لیکر گلا کاٹنے تک کے طریقے ملیں گے لیکن زندہ درگور کردینے کا واقعہ صرف مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کا ملے گا اوریہی واقعہ ہم نے چندروز قبل مہمند ایجنسی کی تحصیل انبار میں دیکھا ۔ لاکھ نہیں، ہزار نہیں، سو نہیں، پچاس نہیں، دس نہیں، پانچ نہیں صرف اورصرف دو مسلح افراد کے ساتھ کے ساتھ دنیا کی ساتویں بڑی فوجی طاقت کا مقابلہ تھا یوں کہیں کہ دو ہرنوں کا شکار کرنے کیلئے جنگل کے سینکڑوں گیدڑ، بھیڑیے اورگدھ جمع ہوگئے تھے مگر ہرنوں کا شکار کرنے میں ناکام رہے بندہ سوچ سوچ کر تھک جاتا ہے کہ بھلے ہی آپ کا دشمن کیوں نہ ہو... اسے مارنے کیلئے ایک ایسا طریقہ جو جنگی قوانین، شریعت اور آئین سب کے مخالف ہے، کیسے استعمال کرسکتے ہیں؟ اورکچھ نہیں بس اللہ رب العزت نے اپنے ان دشمنوں کو ایک بارپھر دنیا کے سامنے شرمندہ کرنا تھا اورایک مرتبہ پھر ایسا عمل کر بیٹھے کہ دنیا بھر سے لعنتیں وصول کیں

آپ پولیس ہیں، ایف سی موجود ہے، فوج موجود ہے، طاقت کی کوئی کمی نہیں ہے دشمن کو بندوق کی گولی ماریں، راکٹ فائر کریں، میزائل فائر کریں، ہیلی کاپٹر سے شیلنگ کریں، جیٹ طیارے سے بمباری کریں، ٹینک کا استعمال کریں، توپخانہ چلائیں، آپ کم ازکم انسان تولگیں گے یہ حیوانیت کا معلوم نہیں کونسا درجہ ہے کہ آپ غار کا منہ بند کرکے دو سے تین افراد کوزندہ درگور کریں اورہاتھوں سے مٹی جھاڑ کر بیان جاری کریں کہ دہشتگردوں کیخلاف آپریشن مکمل کردیا گیامجھے یقین ہے کہ اگر فرعون زندہ ہوتا اوریہ واقعہ سنتا توضرور کہتا کہ اس دنیا میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے

ہمارے اردگرد موجود صاحب منبر ومحراب، پشتون قوم پرست سوشل میڈیا ایکٹیویسٹ اور دھرنے واحتجاج کی منیجمنٹ کرنے والے بھی معلوم نہیں کیوں خاموش رہے؟ اگرزندہ درگور کیے جانے یہ لوگ مسلمان تھے تب توآپ کے دینی بھائی تھے، کچھ نہ کچھ آواز تواٹھانی چاہیئے تھی پشتون تھے توآپ کے قومی بھائی ہوئے، کیوں یہاں زبان کو تالا لگ گیا؟ اوراحتجاج و دھرنوں والے حضرات تو اسکول کی عمارت بنوانے کا مطالبہ کرتے ہیں، پانی وبجلی کو اہمیت دیتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دو ہزار تنخواہ بڑھانے کیلئے سڑک پر نکل سکتے ہیں مگر انسانیت کی موت پر کچھ کہنا اب تک ان کی آئین میں شامل ہونے میں ناکام ہے عالمی تنظیمیں بشمول اقوام متحدہ تو اب تک غزہ جیسے بڑے سانحے پر خاموش ہیں تو یہاں توسوال کرنا ہی بیکار رہوا

ملک بھر خصوصا تحریک طالبان پاکستان کے اکثریتی علاقوں میں موجود سیکیورٹی اہلکار، فوج وایف سی اوران کے آلہ کار ہوش کے ناخن لیں تحریک طالبان پاکستان وقت اور جگہ کو دیکھتے ہوئے سختی ونرمی کا فیصلہ کرتی ہے خصوصاپولیس ایسا عمل کرنے سے سوبار سوچیں اوریہ یادرکھیں کہ اگر ہمارا کوئی نوجوان آپ کی مٹی تلے دب سکتا ہے توہم بھی اسی ملبے کے اردگرد موجود ہیں لہذا اتنا ہی عمل انجام دیں جتنا خود برداشت کرسکتے ہیں

از: انجینئر سعد فرقان

پاکستانی میڈیا کا نوحہ



اس وقت اگر کوئی ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا ہوا ہے تو وہ پاکستان کا میڈیا ہے۔ میڈیا کے بڑے بڑے ناموں کے تجزیے اور کالم دیکھیں تو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ اتنے جلدی تو پاکستان میں موسم نہیں بدلتے جتنے پاکستانی میڈیا کے موقف بدل جاتے ہیں، ترجیحات تبدیل ہوجاتی ہیں، سوچ الٹ ہوجاتی ہے۔

یہ جو آج افغان حکومت پر تنقید کے تیر چلائے جارہے ہیں کچھ عرصہ پہلے تک ان کی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے۔ پچھلے دنوں مختلف اخباروں میں خورشید ندیم، منصور آفاق اور وجاہت مسعود کے کالمز دیکھ کر اندازہ ہوگیا کہ ہمارا میڈیا آج کل کیا سوچ رہا ہے؟۔ ان کے کالموں کے الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم اور خلاصہ ملتا جلتا ہی ہے۔ ایک وقت تھا جب تازہ تازہ امارت اسلامیہ قائم ہوئی تھی تو سارے ہی میڈیا والے بڑے چھوٹے اسے خوشگوار تبدیلی قرار دے رہے تھے۔ دراصل ہماری اسٹیبلشمنٹ نے سوچا تھا طالبان کی حکومت کے قیام کے بعد ان کی خوشنودی حاصل ہوجائے گی اور وہ پاکستان اور پاکستانی فوج کو اپنا محسن اور قائد سمجھنے لگ جائیں گے لیکن امارت اسلامیہ نے پاکستان کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی۔ جب وہ جیتے تو ہماری اسٹیبلشمنٹ میڈیا ہی کے ذریعے خوشی کے شادیانے بجا تھی، کہ دنیا پر یہ ظاہر کیا جاسکے کہ اس فتح کے پیچھے ہمارا ہاتھ ہے لیکن جلد ہی سب پر یہ بات عیاں ہوگئی کہ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ جس دن دوحہ معاہدہ ہوا، اسی موقع پر ملا برادر نے قطر کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور ہمسایہ ممالک چین ایران پاکستان وغیرہ کا سرسری ذکر کیا جس میں پاکستان کے لیے کوئی امتیازی کلمات نہیں تھے۔

اب سب کو یہ پٹی پڑھادی گئی ہے کہ ہم (پاکستانیوں) نے طالبان کو سپورٹ کیا، اگر پاکستان ان کی مدد نہ کرتا تو یہ حکومت نہ بناسکتے۔ غرض طرح طرح کی بے ڈھنگی باتیں بنا بنا کر لکھے جارہے ہیں۔ ان سب حملوں اور دھماکوں کو بھی ٹی ٹی پی کے کھاتے میں ڈالا جارہا ہے جو خود پاکستانی ادارے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ ایک عجیب منطق یہ پھیلائی جارہی ہے کہ افغان طالبان بھارت کے ایجنٹ بن کر ٹی ٹی پی کے ذریعے پاکستان میں بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ حالانکہ حقائق یہ ہیں کہ یہ خود بھارت کے ایجنٹ بن کر کشمیر کا سودا کرچکے ہیں اور تجارت کا کہہ کر مزید تعلقات بنانے کی کوشش بھی تیز ہیں۔

ان کالم نگاروں اور صحافیوں سے ہمیں کوئی گلہ نہیں، یہ وہی لکھتے ہیں جو انہیں بتایا جاتا ہے مگر قوم کے سامنے حقائق واضح ہوچکے ہیں، سب کو پتہ ہے کہ آج ملک دشمنی، عوام دشمنی، کرپشن، ظالمانہ عالمی معاہدے، جن کے مطابق بس عوام کی سانس پر ٹیکس لینا رہ گیا ہے، بجلی کمپنیوں سے ایسے ایسے معاہدے کیے گئے کہ کسی

مذہب ملک میں اسے ملک دشمنی اور بغاوت سمجھا جاتا لیکن یہ پاکستان ہے جہاں ملک دشمن، باغی، ظالم، کرپٹ، بددیانت ہی اس ملک کے حکمران ہیں۔ قوم آنکھیں کھولے یہی آنکھیں کھولنے کا وقت ہے۔

ایک دلچسپ بات یاد آگئی، کہتے ہیں دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ آج ایاز امیر کا کالم دیکھا تو یقین ہوگیا۔ آج ٹی ٹی پی اور ایاز امیر جیسے مخالف ترین صحافی بھی فوج اور اسٹیبلشمنٹ کے معاملے میں ایک جیسا موقف رکھتے ہیں ذرا آپ بھی پڑھ لیں:

"یہ ریاست مخالف کا الزام تو ہم نے کسی بڑے صندوق میں رکھا ہوا ہے اور کسی کی آواز پسند نا آئے فوراً سے پہلے اس پر یہ لیبل چسپاں کردیا جاتا ہے اور آج کل بھی کثرت سے استعمال ہورہا ہے، دلیل کوئی رہے نہیں تو ریاست مخالف کا ہتھیار استعمال میں آجاتا ہے"

راؤ منظر حیات نے ایکسپریس میں "نمک حرام ڈیوڑھی" کے عنوان سے کالم میں جنرل ایوب سے لے کر جنرل ضیاء سب کو میر جعفر کہا ہے۔ اپنے کالم میں وہ لکھتے ہیں:

"مگر قسمت کی ستم ظریفی دیکھیے کہ ۱۹۴۷ء کے بعد میر جعفروں کا ایک سیلاب پاکستان میں آن بسا"

لیکن اس سب کے باوجود کوئی حاضر سروس لوگوں کی سازشوں پر آواز نہیں اٹھاتا بلکہ انہی کے لکھے ہوئے سبق کو میڈیا پر پھیلادیا جاتا ہے۔ کبھی افغان طالبان اچھے، کبھی برے، کبھی آزاد، کبھی بھارت کے ایجنٹ، کبھی ہمارے دوست، کبھی دشمن... جیسے مفاد پرست پالیسی تبدیل کرتے ہیں ویسے ہی ہمارے صحافی اپنی سوچ کا زاویہ بدل دیتے ہیں۔

پاکستانی شاہی حکمرانی

عبداللہ مجاہد

پچھلے دنوں ہالینڈ کے وزیراعظم مارک روٹے چودہ سال عہدے پر رہنے کے بعد سبکدوش ہو گئے اور دنیا نے یہ منظر دیکھا کہ ایک اہم یورپی ملک کا وزیراعظم سائیکل پر دفتر سے روانہ ہو رہا ہے۔ یہی نہیں اس سے بڑی بات یہ ہے کہ یہی مارک روٹے نیٹو فوج کا سیکرٹری جنرل مقرر ہو گیا ہے۔ نیٹو کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ کفار کے مجموعی فوجی اتحاد کا نام ہے۔ یہاں ہمارا موضوع نیٹو یا ہالینڈ نہیں بلکہ سادگی ہے۔

یہی سادگی ہے جس کی وجہ سے آج کفر ہم پر مسلط ہے۔ ہم لوگ اپنی دولت عیاشوں میں، بیرون ملک جائیدادیں خریدنے میں اور بیرون ملک بینکوں میں رکھوا دیتے ہیں جبکہ کفار یہ عیاشیوں کی دولت بچا بچا کر مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔

آپ کسی بھی یورپی ملک کے حکمران کا سرکاری مکان دیکھیں اس سے زیادہ بڑا بنگلہ ہمارے اسسٹنٹ کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کا ہوگا۔ یورپی ملک کے وزیراعظم کی گاڑی ہمارے کسی کمشنر کی گاڑی سے بڑی نہیں ہوگی۔ گاڑی تو استعمال ہی ضرورت کے وقت کرتے ہیں ورنہ تو وہ سائیکل سے ہی کام چلا لیتے ہیں۔ کیا یہ کم حیرانی کی بات ہے کہ ہم یورپی ملک کے وزیراعظم کا موازنہ پاکستان کے معمولی ضلعی افسر سے کر رہے ہیں؟ ورنہ تو جتنا اوپر چلے جائیں اتنی ہی عیاشی اور اتنا پیسا بہایا جا رہا ہے۔ ان کی عیاشیوں، فضول خرچیوں کی رپورٹیں دیکھیں تو دل ڈوبنے لگتا ہے۔

کفار کے یہ سادگی کے اصول اسلام سے ہی لیے گئے ہیں، ہماری اسلامی تاریخ دیکھی جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جب تک مسلمان اسلام پر چلتے رہے اسلامی اصولوں پر حکومت کرتے رہیں ساری دنیا میں سر اٹھا کر چلتے تھے۔ آج ہماری دنیا بھر کے بینکوں میں دولت کے انبار ہیں لیکن عزت دو کوڑی کی نہیں ہے۔

نیٹو کا بننے والا سربراہ سائیکل پر اپنا دفتر چھوڑ رہا ہے اور ہمارے فوجی یا حکومتی سربراہ جب دفتر چھوڑتے ہیں تو کئی ہزار مربع زمینیں، پلازے، گاڑیاں اور مراعات ساتھ لے کر نکلتے ہیں۔ پنشن کی مد میں کروڑوں روپے وصول کر کے دبئی، امریکہ، سعودیہ یا پھر کسی یورپی ملک میں پر تعیش زندگی گزارتے ہیں۔

اپنی عیاشیوں کے لیے قرض پر قرض لیے جارہے ہیں اور اپنی مراعات اور عیاشیوں پر خرچ کیے جارہے ہیں۔ جب قرض واپس کرنے کی بات آتی ہے تو پھر بجلی مہنگی کردی جاتی ہے، پیٹرول مہنگا کردیا جاتا ہے، تاجروں پر ٹیکس لگادیا جاتا ہے، حتیٰ کہ زراعت پر ٹیکس لگادیا تھا، اب تو بس ایک سانس لینے پر ٹیکس لگانا باقی رہ گیا ہے۔

دوسری طرف ان کی مراعات دیکھیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ سینئر صحافی حامد میر نے چار جولائی کے جنگ اخبار میں "پنشن یا عیاشی" کے نام سے کالم لکھا جس میں انہوں نے پنشن کی مد میں عیاشی کا ذکر کیا۔ حامد میر کے کالم کے مطابق سابق چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے ماہانہ گیارہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار پنشن وصول کی، سابق چیف جسٹس ثاقب نثار کی ماہانہ پنشن دس لاکھ تہتر ہزار ہے، شیخ ریاض سولہ لاکھ، عمر عطاء بندیال نو لاکھ تینتیس ہزار، عبدالحمید ڈوگر چودہ لاکھ اور ناصر الملک گیارہ لاکھ بیس ہزار پنشن ماہانہ وصول کر رہا ہے۔ یہ تو چند ایک نام ہیں، دیگر بہت سے ریٹائر بیوروکریٹ، لاکھوں میں پنشن وصول کررہے ہیں اور فوجی افسران کا تو حساب ہی نہیں ہے، بلکہ انکا حساب لینے کی کسی میں ہمت ہی نہیں۔

ایک صحافی نے جنرل قمر جاوید باجوہ کی دولت کے بارے میں رپورٹ شائع کی تھی تو حکومت اور ایجنسیاں اس صحافی کے پیچھے پڑگئیں اور ایف بی آر کا بندہ ڈھونڈنے لگ گئیں کہ یہ "راز" آؤٹ کیسے ہوا؟

یہ تو پنشن کا حال ہے اب اگر ان ججوں، بیوروکریٹوں اور جرنیلوں کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ڈالیں تو سمجھ آجائے گی کہ...

ہماری معیشت کیوں نہیں ٹھیک ہورہی؟

قرضہ کیوں بڑھ رہا ہے؟

مہنگائی کیوں بڑھ رہی ہے؟

کرپشن کیوں بڑھ رہی ہے؟

سو باتوں کی ایک بات...

جب تک قابض سرمایہ داروں، مفاد پرست جرنیلوں اور بیوروکریٹوں، کٹھ پتلی سیاست دانوں اور حکمرانوں سے جان نہیں چھوٹے گی تب تک ہمارے مسائل حل نہیں ہوسکتے۔

ایسی آفات سے جان چھڑانے کا ایک ہی راستہ ہے جو پڑوس میں امارت اسلامیہ افغانستان کے طالبان نے اختیار کیا، یہی راستہ تحریک طالبان پاکستان نے بھی اختیار کررکھا ہے۔

سلسلہ شاہین جواں

میں نے اپنے رب سے وعدہ کر رکھا تھا

(02)

مولوی حمزہ حلیمی رحمہ اللہ

لمبے قد، بھوری آنکھوں اورچوڑے سینے والایہ نوجوان فوجی یونیفارم میں کچھ زیادہ ہی دلکش معلوم ہورہاتھا، ساتھیوں سے الگ ہونے کے بعد تدریب کے تھکادینے والے مراحل کے باوجودچہرے پروہی دلنشین مسکراہٹ جواس مرد مجاہد کاخاصہ تھی ،جوکہ ہروقت اس کے باوجاہت چہرے پر کھل رہی ہوتی تھی میں نے ایک دن پہلے ہی شیروں کے اس جھرمٹ سے کہہ رکھاتھاکہ میں انٹرویولینے آؤں گا، آج جب میں شیروں کے اس مبارک کچھار میں پہنچا توان کواپنے مربی اوراستاد کے گرد حلقہ بنائے ہوئے پایا، میں نے اس نوجوان کواپنے پہلے انٹرویوکیلئے چنا، ساتھیوں سے زرہ دور لے جاکر اس کی داستان عشق سننے کیلئے زمین پرچادربچھاکر بیٹھ گئے۔



مولوی طلحہ رحمہ اللہ سے میری شناسائی تقریباتین ہفتوں پر محیط تھی، اس تھوڑے سے عرصے میں اس کی محبت اورامت مظلومہ کیلئے دردِدل مجھ پرایسااثرکرگئی کہ میں اس نوجوان عاشق صادق کاگرویدہ سا ہوگیا، پہلے ہی دن جب میں مولوی مخلص صاحب حفظہ اللہ کے سجائے ہوئے اس گلشن میں پہنچا، ساتھیوں سے کچھ گفتگو کے بعد یہ نوجوان کچھ زیادہ ہی باتوں میں دلچسپی لینے لگا، اورمیری آمدکواپنے لئے اورپورے گلشن کیلئے ایک نعمت گردانے لگا ،ہرروز تعلیمات کے بعد مفید مشوروں سے نوازتا، مرکز کے ماحول اور ساتھیوں کے دین ودنیاکی بہتری کے حوالے سے بہت زیادہ متفکررہتا ،مجھے ان کے مشوروں سے کافی حوصلہ ملتا.جس کی برکت سے میں خوب تن دہی سے کام میں منہمک ہوجاتا دن گزرتے گئے ساتھیوں سے دوری ختم ہوتی گئی چنددن میں ہی ساتھیوں سے گھل مل گیا، ایک دن امیرصاحب آئے، ساتھیوں کواعتکاف کیلئے الگ کیا.جس میں مولوی طلحہ شہید سرفہرست تھے ،اعتکاف کیلئے انتظام ہوگیا، ساتھ میں تعلیمات کاسلسلہ بھی چلتارہا، جبکہ

زیادہ وقت تلاوت اور دعاؤں میں گزرنے لگا، اسی اثناء میں جب کسی کام سے مجھے بازار کی طرف جانا ہوتا تو ساتھیوں میں سب سے پہلے مولوی طلحہ شہید آڑے آجاتے... نہیں جاؤ مولوی صاحب! کیا کروگے بازار جاکر یہاں ہمارے پاس ہی رہو، مگر کام کی نوعیت جب بتا دیتا تو راضی ہوجاتے۔

ان کے الگ کرنے کے تین دن بعد جب میں بازار کی طرف کسی کام سے جانے لگا تو ہمارے ایک بہترین منتظم فدائی ساتھی ابوہریرہ سامنے آگئے، کہنے لگے: مولوی صاحب کہاں جارہے ہو وہ بندہ اب نہیں رہا جو آپ کو روکتا تھا، مجھے مولوی طلحہ شہید کی جدائی کا شدت سے احساس تھا کیونکہ اب وہ بندہ جو مرکز کے نظم ونسق کیلئے جانا جاتا تھا اپنے ابدی سفر کی تیاری میں مصروف تھا

اس کے پاس اب ہمیں مشورے دینے کا وقت نہیں بچا تھا کیونکہ وہ اب چند دنوں میں حوروں کا مہمان بننے والا تھا، اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ کسی اور جہان کے مہمان بننے کی تھی، میں جب حسرت بھری نگاہ اس کی تازگی لئے چہرے پر ڈالتا تو قرون اولیٰ کے کسی باکردار اور زیرک مجاہد کی شبیہ دیکھتا، اسکے ایمان وایقان سے بھری پیشانی پر کھلتا نور اپنی کرنیں بکھیرتا ہوا انتظارگاہ میں ساتھیوں کی محفل کا چراغ گردانا جاتا۔

دوران اعتکاف ذکروشغل نے رنگ جمانا شروع کردیا، ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف خوب متوجہ ہوئے، دعاؤں میں وہ کیفیت ہوتی کہ بندہ سمجھتا کہ عرش عظیم کے مالک سے براہ راست محو گفتگو ہوں، عشاق کی آہیں ہوا کے سینے کو چیرتی ہوئی سیدھی رب عظیم کے حضور پہنچنے لگیں، اجتماعی اور انفرادی دعاؤں میں وہ گریہ آہ وزاری ہوتی کہ کیفیت اس حد کو پہنچ جاتی جس طرح ایک ڈوبنے والا شخص خود کو ڈوبنے سے بچانے کیلئے کرتا ہے رب کے حضور بطور مہمان جانے والے ساتھیوں کے چہرے چمکنے لگے حالانکہ ابھی تک انتخاب کا مرحلہ نہیں پہنچا تھا

میں بار بار ساتھیوں کو دعاؤں کی تلقین کرتا، کیونکہ مالی مشکلات زیادہ ہونے کی وجہ سے ہی ان کا ابھی تک انتخاب کا مرحلہ نہیں پہنچا تھا، عشاء کی نماز کے بعد جب اجتماعی دعا ہوتی تو اس میں بھی تمام ساتھی خوب گڑگڑا کر دعا مانگتے اور رب کے حضور یہی درخواست پیش کرتے کہ الہی" ہمارے لئے تمام مراحل آسان فرما، مالی مشکلات کی وجہ سے جو کام رکے ہوئے ہیں ان کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا۔

مغرب کی نماز کے بعد میں حسب معمول اپنے کمرے میں آیا جہاں کھانے کا دسترخوان لگا ہوا تھا، کھانے سے فراغت کے بعد میں مطالعے میں مشغول ہوگیا، ایک ساتھی طشت میں انگور کے چند خوشے لیکر آیا، میں مطالعے میں مستغرق اس جنتی پھل سے بھی لطف اندوز ہوتا رہا، اسی اثناء میں کمرے کا دروازہ کھلا اور مولوی طلحہ شہید سلام کرکے داخل ہوئے، کھالو بھائی! میں نے انگور آگے کیئے، مولوی صاحب آپ کو پتہ نہیں ہے ہمیں تو عملیات کیلئے الگ کیا جارہا ہے، مولوی طلحہ شہید نے خوشی خوشی مطلع کیا، جب میں نے کتاب بند کی کچھ دیر تک مبہوت سا ہوکر رہ گیا، دل میں

سوچنے لگا کہ صرف کچھ دنوں کا ساتھ اب چند دنوں بعد ہمیشہ کے فراق میں بدلنے والا ہے لیکن ہم یہاں انتظار بھی تو اسی موت کی کر رہے تھے جس کو ہم نے اپنے رحیم وکریم رب سے پہروں روتے ہوئے مانگا تھا

آج ہمارے بھائی مولوی طلحہ شہید کی وہی دیرینہ آرزو پوری ہو رہی تھی جس کا اس نے اپنے رب سے وعدہ کر رکھا تھا، میں کچھ دیر تک بیٹھا رہا جبکہ باہر سے ساتھیوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں میں بھی کمرے سے باہر نکلا، لال ڈبل ڈور گاڑی میرے کمرے کے باہر کھڑی تھی جبکہ ساتھی مسجد سے متصل بڑے والے خیمے کے سامنے لقائے ربی کو جانے والے ساتھیوں کو آہوں اور سسکیوں کے ساتھ رخصت کر رہے تھے قطار در قطار کھڑے استشہادی مجاہدین اپنے پھول جیسے ساتھیوں کو آگ وخون میں تڑپنے کیلئے رخصت کر رہے تھے، جبکہ میں زرہ دور کھڑا پرنم آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا، رخصتی میں وقت زیادہ صرف ہوا کیونکہ ہر ساتھی یہی چاہتا تھا کہ خوب چمٹ کر گلے مل لے، کیونکہ یہ آخری معانقہ اس کے بعد ہمیشہ کی جدائی ہے

ساتھیوں سے رخصتی لیکر مولوی طلحہ شہید میرے پاس آ گئے، کیونکہ اس کے بعد ان کو روانہ ہونا تھا چنانچہ باقی ساتھیوں کو وہیں روکا جبکہ ہم بھی رخصت کرنے والوں کی لسٹ میں شامل ہو گئے، اللہ کا کرم کہ اس نے دل کا بھڑاس نکالنے کا بندوبست انسان کی آنکھوں کے راستے چند قطرے بہا کر کیا ہے، ہم بھی اپنے رب کے اس نعمت سے خوب لطف اندوز ہوئے اور دل ہلکا کر کے خود کو سنبھالا۔

لقائے ربی کو جانے والے ان مسافران راہِ عشق کے چمکتے ہوئے چہرے ابھی سے بارگاہ ربی میں ان کی قبولیت کا پتہ دے رہے تھے، ۱۵افراد پر مشتمل عشاق کی یہ جماعت (جو بعد میں ۶تک جا پہنچی) جب گاڑی میں سوار ہونے کیلئے تیار ہوئی تو مجھے بھی سب سے باری باری آخری بار گلے ملنے کا موقع ملا، اس دوران سرفروشوں کی اس جماعت کے حوصلے اور استقامت کی تلقین کے ساتھ ساتھ امت کی ماؤں بہنوں کی وہ پھٹی ہوئی ردائیں بھی یاد دلائیں جو اسلام آباد کی سڑکوں پر تار تار ہوئیں، مظلوم عافیہ کی وہ آہیں بھی یاد دلائیں جو اس نے سوئی ہوئی امت کو جگانے کیلئے دوران قید کھینچی تھیں، گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس گنہگار کو ان قدسی نفوس سے شفاعت کا وعدہ لینا نہیں بھولا جو کہ شمع رسالت کے تمام پروانوں نے خوشی خوشی دے دیا، اور اپنے کھلتے ہوئے مسکراتے چہروں پر کسی لکھی ہوئی مقدس تحریر کی طرح ہمارے دل وجان پر یہ انمٹ نقوش چھوڑ گئے کہ مر کر بھی ہمارے خون سے خیانت نہیں کرنی...جس نظام کی خاطر ہم اپنی عزیز جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں اس کو ہر حال میں نافذ کرنا ہے...جس مظلوم امت کے کل کی خاطر ہم اپنا آج قربان کر رہے ہیں انکی دادرسی اور انکے زخموں پر مرہم رکھنا اب تمہاری زمہ داری ہے...اس بھاری بوجھ کو اپنے کندھوں سے اتار کر ہمارے ناتواں کندھوں کی طرف منتقل کر کے خود سوئے مقتل اس شان سے چلے کہ ان کے چمکتے ہوئے چہروں پر مسکراہٹ تھی، جبکہ ہمیں داغ مفارقت دیکر خود ابدی نیند سو گئے

ساتھیوں کی آہیں اور سسکیاں ابھی تک تھمی نہیں تھیں، ہر کوئی ایک کونے میں کھڑا اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لئے سسکیاں بھر رہا تھا، میں نے خود کو سمبھالا، جاکر سب کو مسجد میں جمع ہونے کا کہا، میں ساتھیوں کو دلاسہ دینے کی بجائے خود بے قابو ہوگیا، دوران گفتگو میری آواز گلوگیر ہوگئی، وہ ساتھی جن کا رونا سسکیوں میں بدل چکا تھا دوبارہ پھوٹ پھوٹ کررونے لگے، ہماری مسجد سے آہ وفغاں کا ایک طوفان اٹھا جو ارض وسماء کے درمیانی خلا میں دھوئیں کے مانند تحلیل ہوا۔

فدائیان اسلام کے اس باغیچے سے پھولوں کی جدائی اگلے مرحلے میں داخل ہوچکی تھی، ساتھی ریا اور سیکوبی کی مشقوں میں خود کو کھپارہے تھے، اساتذہ خوب دلجمعی اور لگن کے ساتھ پروانوں کی تربیت میں لگے ہوئے تھے، تربیت گاہ کی طرف ہر کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی ہم بطور اساتذہ ان کی طرف جاتے چند گھنٹے گزار کر واپس آجاتے، اس دن جب میں نے اپنے پہلے انٹرویو کیلئے مولوی طلحہ شہید کو چنا، تو تقریبا شام کے تین بج رہے تھے، ساتھیوں سے ذرا دور لے جاکر حال احوال پوچھے بہت سے حالات اور واقعات ایسے تھے جن کو مولوی صاحب شہید ریاء اور نمود کی ڈر سے ظاہر نہ کرپائے، مگر اتنا معلوم ہوسکا کہ مولوی صاحب ایک دینی مدرسے کے طالب العلم تھے، مدرسے ہی سے شوق جہاد پیدا ہوا، درجہ سابعہ تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد جہادی مشغولیت کی وجہ سے دورۂ حدیث پڑھنے کا موقع نہیں ملا، افغانستان اور پاکستان کے مختلف محاذوں پر داد شجاعت دیتے رہے، بلآخر فتح افغانستان سے پہلے ہی فدائی حملے کا شوق پیدا ہوا اور باقاعدہ امارت اسلامیہ کے فدائی ونگ میں داخلہ لے لیا، مگر فتح کے آنے سے بظاہر یہ آرزو پوری نہ ہوسکی، لیکن جب لکی مروت کے علاقے سے امیر المجاہدین جناب ٹیپو گل مروت نے تحریک طالبان پاکستان کی مبارک صف میں شامل ہونے کا اعلان کیا اسی کے ساتھ ہی مولوی طلحہ شہید بھی اس قافلے کا حصہ بنے، کئی دفعہ لکی مروت کی طرف تشکیلوں میں گئے اور باقاعدہ ایک کماندان کے طور پر ابھرے، امراء کے دلوں میں جگہ پیدا کی اور ساتھیوں کے ہر دلعزیز رہنما کے طور پر خدمت انجام دیتے رہے، مگر دل میں استشہاد کا شوق اسی طرح جوان تھا، جو اس کو بلآخر مولوی مخلص صاحب کے زیرسایہ استشہادی مرکز کی طرف لے آیا، عسکری تربیت کے بعد امراء کے حکم کے منتظر رہے بلآخر ستمبر کی ۲۸ تاریخ کو یہ انتظار اپنے اگلے مرحلے میں داخل ہوا۔

ریا کے دوران میں نے مولوی طلحہ شہید سے پوچھا کہ ماشاءاللہ آپ جوان آدمی ہیں آپ دیگر جہادی خدمات بھی انجام دے سکتے ہیں تو کیا وجہ بنی کہ آپ فدائی حملے کی طرف آئے؟ مولوی صاحب کہنے لگے کہ میں نے اپنے رب سے وعدہ کر رکھا تھا کہ میں آپ کے دین کی خاطر خود کو ٹکڑے ٹکڑے کرونگا آج میں اسی وعدہ کو نبھانے کیلئے خود کو فدائی حملے کیلئے پیش کررہا ہوں، اور جب میں پاکستانی فوج کے مظالم دیکھتا ہوں تو دل خون کے آنسو روتا ہے، اسلامی نظام کی جگہ کفری جمہوری نظام کے رکھوالوں کو میں بتا دینا چاہتا ہوں، کہ تمہارے ظلم کی اس سیاہ رات نے صبح ہونا ہے میں اپنے خون سے نار نمرود کے انگاروں

کو بجھا دینا چاہتا ہوں، مولوی صاحب کے الفاظ کو میں اپنے انداز میں الفاظ کا جامہ پہنا رہا ہوں، کچھ دیر توقف کے بعد جب میں نے پوچھا کہ آپ امت کے نوجوانوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ تو کہنے لگے کہ..

امت کے نوجوانوں کے نام میرا یہ پیغام ہے کہ بہت ہو چکا، اب غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ، اکابرین کی قربانیوں کی لاج اب تم نے رکھنی ہے، اس ارض پاک کو اسلامی نظام کی نفاذ کے لیے آزاد کیا گیا تھا مگر انگریز کے فالتوؤں نے انہی کا نظام نافذ کر دیا، ہم اپنے اکابرین کے نام لیوا ہیں، انہی کے نقش قدم پر چل کر اس فرعون وقت کے اس داستان ظلم کو اب قصۂ پارینہ بنانا ہے۔

بلآخر امت مسلمہ کے غم میں تڑپنے والا یہ نوجوان مجاہد ۴ نومبر ۲۰۲۳ء کو میانوالی کے فوجی ایئربیس میں رات ۲ بجے داخل ہوا تقریبا ۱۰ تک جیٹ طیاروں اور ۳۰ تک پائیلٹوں کو ہلاک کر کے خود بھی اپنے ۶ ساتھیوں سے پہلے ہی اس وقت اپنے رب کے لقاء کی طرف کوچ کر گئے جب وہ تقریبا صبح ۵ بجے دشمن کے ایک ٹینک کو راکٹ کا نشانہ بنا چکے اس کے فورا بعد اس دار فانی سے دار جاویدانی کی طرف پرواز کر گئے۔

مولوی طلحہ شہید شہداء کے اس قافلے میں شامل ہو گئے جس میں شامل ہونے کیلئے ہم اپنی زندگی کے شب وروز گن رہے ہیں، اللہ تعالیٰ شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

ہمارا خوں بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ

اور

انکی دائمی ذلت و مسکنت اور ابدی محکومیت و مغلوبیت کا راز

مفتی غفران صاحب

قسط (07)

نوٹ : یہ نشر کے اعتبار سے آٹھویں مگر ترتیب میں ساتویں قسط ہے گزشتہ شمارے میں شائع کردہ قسط اس شمارے میں شائع ہونا تھی مگر ایڈیٹر صاحب سے خطا ہوگئی

یہود کا تیسرا قبیلہ بنی قریظہ تھا انکی غداریاں اور عہد شکنی دیگر یہودی قبائل سے کم نہ تھیں ۔

اللہ تعالی نے اپنے مقدس کلام میں یہود بنی قریظہ کی غزوۂ احزاب کے نازک موقع پر غداری اور عہد شکنی کے فوراً بعد انکی ذلت و رسوائی کا مختصر نقشہ یوں بیان فرمادیا ہے :

وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا (٢٦) وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا

(٢٧الاحزاب)

یعنی جن اہل کتاب نے اہل احزاب کی مدد کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مسلمانوں کا رعب ڈال کر ان کے مضبوط قلعوں سے ان کو نیچے اتار دیا، اور ان کے اموال اور دار و دیار کا مسلمانوں کو وارث بنایا۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی ہر چیز پر قادر ہے ۔

یہود بنی قریظہ کی عہد شکنی اور احزاب کے لشکروں کے ساتھ شرکت :

غزوہ احزاب سیرت سرور دوعالم ﷺ کے مراحل میں سے وہ مبارک مرحلہ ہے جس میں دس سے بارہ ہزار کے لگ بھگ دشمنانِ اسلام نے بری طرح شکست کھائی ، اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ مبارک بشارت بھی سنادی ؛

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «نَغْزُوهُمْ، وَلاَ يَغْزُونَنَا» صحيح البخاري (٥/ ١١٠) قال السندي قوله: "الآن نغزوهم" أي: نخرج إلى أهل مكة للقتال، ولا يخرجون إلينا للقتال، فكان كذلك، ففيه معجزة له صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(شعيب الارناوط على مسند الامام احمد بن حنبلؒ)

احزاب کے دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : کہ اب ہم مشرکین مکہ پر چڑھائی کریں گے اور وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرسکیں گے ۔ اور یہ مستقبل کی بشارت آپ ﷺ کا معجزۃ تھا ۔

اور مسند ابن ابی شیبہ نے میں ابدا کے اضافہ کیساتھ یہ روایت نقل کیا گیا ہے ۔ «نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَا أَبَدًا» مسند ابن أبي شيبة (٢/ ٣٥٨)

چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں :

اس وقت دس بارہ ہزار کے باسامان لشکر کے ساتھ تین ہزار بے سروسامان لوگوں کا مقابلہ بھی عقل وقیاس میں آنے کی چیز نہ تھی اس پر ایک اور نیا اضافہ ہوا کہ احزاب میں قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب نے جس نے سب کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مسلمانوں کی دشمنی

پر جمع کرنے میں بڑا کام کیا تھا، مدینہ پہنچ کر یہود کے قبیلہ بنو قریظہ کو بھی اپنے ساتھ ملانے کا منصوبہ بنایا۔ بنو قریظہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مابین ایک صلح نامہ پر دستخط ہو چکے تھے اور معاہدہ مکمل ہو کر ایک دوسرے سے بے فکر تھے۔ بنو قریظہ کا سردار کعب بن اسد تھا۔ حیی بن اخطب اس کے پاس پہنچا۔ جب کعب کو اس کے آنے کی خبر ملی تو اپنے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا کہ حیی اس تک نہ پہنچ سکے۔ مگر حیی بن اخطب نے آوازیں دیں اور دروازہ کھولنے پر اصرار کیا۔ کعب نے اندر ہی سے جواب دے دیا کہ ہم تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ صلح کر چکے ہیں، اور ہم نے آج تک ان کی طرف سے معاہدہ کی پابندی اور صدق و سچائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا، اس لئے ہم اس معاہدہ کے پابند ہیں، آپ کے ساتھ نہیں آسکتے۔ دیر تک حیی بن اخطب دروازہ کھولنے اور کعب سے باتیں کرنے پر اصرار کرتا رہا اور یہ اندر سے ہی انکار کرتا رہا۔ مگر بالآخر جب کعب کو بہت عار دلایا تو اس نے دروازہ کھول کر حیی کو بلایا اس نے بنو قریظہ کو وہ سبز باغ دکھائے کہ بالآخر کعب اس کی باتوں میں آگیا اور احزاب میں شرکت کا وعدہ کرلیا۔ اور کعب نے جب اپنے قبیلہ کے دوسرے سرداروں کو یہ بات بتلائی تو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ تم نے غضب کیا کہ مسلمانوں سے بلا وجہ عہد شکنی کی اور ان کے ساتھ لگ کر اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیا۔ کعب بھی ان کی بات سے متاثر ہوا اور اپنے کئے پر ندامت کا اظہار کیا۔ مگر اب بات اس کے قبضہ سے نکل چکی تھی اور بالآخر یہی عہد شکنی بنو قریظہ کی ہلاکت و بربادی کا سبب بنی جس کا ذکر آگے آئے گا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ کرام کو اس کی اطلاع ملی تو اس وقت میں ان کی عہد شکنی سے سخت صدمہ پہنچا اور بہت بڑی فکر اس کی لاحق ہوگئی کہ احزاب کے راستہ پر تو خندق کھودی گئی تھی، مگر یہ لوگ تو مدینہ کے اندر تھے، ان سے بچاؤ کیسے ہو۔ قرآن کریم میں جو اس جملہ کے متعلق فرمایا ہے کہ لشکر احزاب کے کفار تم پر چڑھ آئے تھے (آیت) من فوقکم ومن اسفل منکم اس کی تفسیر میں بعض ائمہ تفسیر نے یہی فرمایا ہے کہ فوق کی جانب سے مراد بنو قریظہ ہیں اور اسفل سے آنے والے باقی احزاب ہیں۔

عہد شکنی کی تحقیق کے لئے سردارِ قبیلہ اوس سعد بن معاذ اور سردار خزرج سعد بن عبادہ کو آپ ﷺ نے روانہ فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عہد شکنی کی حقیقت اور صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے انصار کے قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ اور قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کو بصورت وفد کعب کے پاس بھیجا کہ اس سے گفتگو کریں اور یہ ہدایت دے دیکہ اگر عہد شکنی کا واقعہ غلط ثابت ہوا تو سب صحابہ کے سامنے کھل کر بیان کر دینا اور صحیح ثابت ہو تو آکر گول مول بات کہنا جس سے ہم سمجھ لیں اور عام صحابہ کرام میں سراسیمگی پیدا نہ ہو۔ یہ دونوں بزرگ سعد نامی وہاں پہنچے تو عہد شکنی کے سامان کھلے دیکھے۔ ان کے اور کعب کے درمیان سخت کلامی بھی ہوئی، واپس آکر حسب ہدایت گول مول بات کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو عہد شکنی کا واقعہ صحیح ہونے سے باخبر کر دیا۔ تفسیر معارف القران ۔

سعد ابن معاذ کی دعاء اور جذبہ شہادت :

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن میں باہر نکلی اور میں لوگوں کے پیچھے چل رہی تھی کہ اتنے میں میں نے اپنے پیچھے زمین پر پیروں کی چاپ سنی۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سعد بن معاذؓ اور اُن کے بھتیجے حضرت حارث بن اَوسؓ چلے آرہے ہیں اور حضرت سعد نے ڈھال اٹھا رکھی تھی۔ میں زمین پر بیٹھ گئی۔ چنانچہ حضرت سعد گزرے اور انھوں نے لوہے کی زرہ پہن رکھی تھی (قد کے لمبے ہونے کی وجہ سے) اُن کے جسم کا کچھ حصہ اس زرہ میں سے ظاہر ہورہا تھا۔مجھے خطرہ ہوا کہ ان کے جسم کے کھلے ہوئے حصہ پر دشمن وار نہ کردے۔ حضرت سعدؓ بھاری بھرکم، بڑے قد آور انسان تھے وہ یہ شعر پڑھتے جارہے تھے :

لَبِّثْ قَلِيْلاً يُدْرِكِ الْهَيْجَا حَمَلْ
مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ إِذَا حَانَ الْأَجَلْذرا

تھوڑی دیر ٹھہر جا تاکہ حمل نامی آدمی بھی لڑائی میں پہنچ جائے، اور جب موت کا وقت آجائے تو وہ کتنی حسین معلوم ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے جس کا اندیشہ تھا وہی ہوا کہ قریش کے ابن العرقہ نامی ایک آدمی نے حضرت سعد کو تیر مارا اور کہا : لے میرا تیر، اور میں ابن العَرِقہ ہوں۔ چنانچہ اس کا ایک تیر رگ بازو پر آکر لگا جس سے وہ رگ (رگ الحل) کٹ گئی۔ حضرت سعد نے اللہ سے دعا کی کہ جب تک میری آنکھیں بنو قریظہ کے (اَنجام کے) بارے میں ٹھنڈی نہ ہوجائیں اس وقت تک مجھے موت نہ دے۔ بنو قریظہ حضرت سعد کے جاہلیت میں دوست اور حلیف تھے۔ چنانچہ (ان کی دعا کی وجہ سے) ان کے زخم سے خون نکلنا بند ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر زور دار آندھی بھیجی اور اللہ تعالیٰ کی مدد ایسی آئی کہ مسلمانوں کو لڑنا نہ پڑا اور اللہ تعالیٰ بڑے قوی اور غالب ہیں۔ حیات الصحابہ ج ا ص ؛۳۹۰)

حق تعالیٰ نے حضرت سعد کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔ قریظہ جیسے غداراوں کے متعلق آپ ہی کے فیصلہ (جس کا ذکر بعد میں آرہاہے) سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوئی۔ اور احزاب کو کفار کا آخری حملہ بنا دیا، اس کے بعد مسلمانوں کی فتوحات کا دور شروع ہوا۔ پہلے خیبر پھر مکہ مکرمہ اور پھر دوسرے بلاد فتح ہوئے۔

غزوہ بنو قریظہ :

ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام احزاب کے مقابلے سے مدینہ میں واپس پہنچے ہی تھے کہ اچانک جبرائیل امین علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی صحابی کی صورت میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اگرچہ آپ لوگوں نے اپنے ہتھیار کھول دیئے ہیں مگر فرشتوں نے اپنے ہتھیار نہیں کھولے، اللہ تعالیٰ کا آپ کو یہ حکم ہے کہ آپ بنو قریظہ پر حملہ کریں اور میں آپ سے آگے وہیں جارہاہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں اعلان کرنے کے لئے ایک منادی بھیج دی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم لوگوں کو سنایا اور پہنچایا۔ لا یصلین احد

العصر الا فی بنی قریظة، "یعنی کوئی آدمی عصر کی نماز نہ پڑھے جب تک کہ بنو قریظہ میں نہ پہنچ جائے۔" صحابہ کرام سب کے سب اس دوسرے جہاد کے لئے فوراً تیار ہو کر بنو قریظہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں عصر کا وقت آیا تو بعض حضرات نے حکم نبوی کے ظاہر کے موافق راستہ میں نماز عصر ادا نہیں کی، بلکہ منزل مقرر بنو قریظہ میں پہنچ کر ادا کی۔ اور بعض نے یہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد عصر کے وقت میں بنو قریظہ پہنچ جانا ہے، ہم اگر نماز راستہ میں پڑھ کر عصر کے وقت میں وہاں پہنچ جائیں تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے منافی نہیں۔ انہوں نے نماز عصر اپنے وقت پر راستہ میں ادا کرلی۔ معارف القران

قریظہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم بروایت مسلم یوں نقل ہوا ہے اور دونوں جماعتوں کے اجتہاد پر کسی کو ملامت نہیں فرمایا؛

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنْ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنْ الْفَرِيقَيْنِ۔

ترجمہ: نافع، حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پکارا جس وقت کہ ہم غزوہ احزاب سے واپس لوٹے کہ بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے تو کچھ لوگوں نے وقت کو فوت ہونے کے ڈر سے بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے نماز پڑھ لی اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے سوائے اس جگہ کہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اگرچہ نماز کا وقت فوت ہو جائے حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دونوں فریقوں میں سے کسی کی ملامت نہیں کی۔

بنو قریظہ سے جہاد کے لئے نکلنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی مرتضیٰ رض کے سپرد فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے آنے کی خبر سن کر بنو قریظہ قلعہ بند ہو گئے۔ اسلامی لشکر نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔

بنو قریظہ کے رئیس کعب کی تقریر:

بنو قریظہ کا سردار کعب جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد توڑ کر احزاب کے ساتھ معاہدہ کیا تھا، اس نے اپنی قوم کو جمع کر کے حالات کی نزاکت بیان کرتے ہوئے تین صورتیں عمل کی پیش کیں: اول یہ کہ تم سب کے سب اسلام قبول کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہو جاؤ کیونکہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم سب لوگ جانتے ہو کہ وہ حق پر ہیں، اور تمہاری کتاب تورات میں ان کی پیشن گوئی موجود ہے، جو تم پڑھتے ہو۔ اگر تم نے ایسا کرلیا تو دنیا میں اپنی جان و مال اور اولاد کو محفوظ کرلو گے اور آخرت بھی درست ہو جائے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ تم اپنی اولاد اور عورتوں کو پہلے خود اپنے ہاتھ سے قتل کر دو، اور پھر پوری طاقت

سے مقابلہ کرو یہاں تک کہ تم بھی سب مقتول ہو جاؤ ۔تیسری صورت یہ ہے کہ یوم السبت (ہفتہ کے دن) تم مسلمانوں پر یکبارگی حملہ کر دو، کیونکہ مسلمان جانتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں یوم السبت میں قتل حرام ہے، اس لئے وہ ہماری طرف سے اس دن میں بے فکر ہوں گے، ہم ناگہانی طور پر حملہ کریں تو ممکن ہے کہ کامیاب ہو جائیں ۔ کعب رئیس قوم کی یہ تقریر سن کر قوم کے لوگوں نے جواب دیا کہ پہلی بات یعنی مسلمان ہو جانا یہ تو ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے، کیونکہ ہم تورات کو چھوڑ کر اور کسی کتاب کو نہ مانیں گے ۔ رہی دوسری بات تو عورتوں بچوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ہم ان کو قتل کر دیں ۔ باقی تیسری بات خود حکم تورات اور ہمارے مذہب کے خلاف ہے، یہ بھی ہم نہیں کر سکتے ۔ اس کے بعد سب نے اس پر اتفاق کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہتھیار ڈال دیں اور آپ ان کے بارے میں جو فیصلہ فرما دیں اس پر راضی ہو جائیں ۔ معارف القرآن لمفتی محمد شفیعؒ

بنو قریظہ کا ابولبابہؓ کے فیصلہ پر رضامندی اور ابولبابہؓ کا افشاء راز پر ندامت وعتاب:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام نے بنو قریظہ کے قلعہ کا اکیس روز تک محاصرہ جاری رکھا جس سے عاجز ہو کر انہوں نے وطن چھوڑ کر ملک شام چلے جانے کی درخواست کی آپ نے ان کی شرارتوں کے پیش نظر اس کو قبول نہیں فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ صلح کی صرف یہ صورت ہے کہ سعد بن معاذ تمھارے بارہ میں جو کچھ فیصلہ کریں اس پر راضی ہو جاؤ ۔ انہوں نے درخواست کی کہ سعد بن معاذ کے بجائے ابولبابہ کو یہ کام سپرد کر دیا جائے ۔ کیونکہ حضرت ابولبابہ کے اہل وعیال اور جائیداد بنو قریظہ میں تھے، ان سے یہ خیال تھا کہ وہ ہمارے معاملہ میں رعایت کریں گے ۔ آپ نے ان کی درخواست پر حضرت ابولبابہ کو بھیج دیا ۔ بنو قریظہ کے سب مرد وزن ان کے گرد جمع ہو کر رونے لگے اور یہ پوچھا کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر اتر آئیں تو کیا ہمارے معاملہ میں وہ کچھ نرمی فرمائیں گے ۔ ابولبابہ کو معلوم تھا کہ ان کے معاملہ میں نرمی برتنے کی رائے نہیں ہے ۔ انہوں نے کچھ ان لوگوں کی گریہ وزاری سے اور کچھ اپنے اہل وعیال کی محبت سے متاثر ہو کر اپنے گلے پر تلوار کی طرح ہاتھ پھیر کر اشارہ سے بتلا دیا کہ ذبح کئے جاؤ گے ۔ گویا اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز فاش کر دیا ۔ مال واولاد کی محبت میں یہ کام کر تو گزرے ۔ مگر فوراً متنبہ ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی ۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو اس درجہ ندامت سوار ہوئی کہ آپ کی خدمت میں لوٹنے کے بجائے سیدھے مسجد میں پہنچے اور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ

اپنے آپ کو باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح بندھا رہوں گا چاہے اسی حالت میں موت آجائے ۔ چنانچہ سات روز مکمل اسی طرح بندھے کھڑے رہے ان کی بیوی اور لڑکی نگہداشت کرتی تھیں، انسانی ضرورت کے وقت اور نماز کے وقت کھول دیتی اور فارغ ہونے کے بعد پھر باندھ دیتی تھیں، کھانے پینے

کے پاس نہ جاتے تھے یہاں تک کہ غشی طاری ہوجاتی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اول اس کی اطلاع ملی تو فرمایا کہ اگر وہ اول ہی میرے پاس آجاتے تو میں ان کے لئے استغفار کرتا اور توبہ قبول ہوجاتی اب جب کہ وہ یہ کام کر گزرے تو اب قبولیت توبہ نازل ہونے کا انتظار ہی کرنا ہے۔ چنانچہ سات روز کے بعد آخر شب میں آپ پر یہ آیتیں ان کی توبہ قبول ہونے کے متعلق نازل ہوئیں بعض حضرات نے ان کو خوشخبری سنائی اور کھولنا چاہا مگر انہوں نے کہا کہ جب تک خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نہ کھولیں گے میں کھلنا پسند نہ کروں گا۔ چنانچہ جب آپ صبح کی نماز کے وقت مسجد میں تشریف لائے تو اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا۔ آیت مذکورہ [وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔] میں جو خیانت کرنے اور مال واولاد کی محبت سے مغلوب ہونے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے اس کا اصل سبب یہ واقعہ ہے۔ واللہ اعلم۔

(معارف القرآن)



آئینِ پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟

قسط (14)

شیخ عبدالرحمن حماد

اور یہ بات بہت زیادہ قابلِ توجہ ہے کہ آئینِ پاکستان میں ارکانِ پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی قانونی بل کو منظور کریں یا اسے رد کریں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی بار ارکانِ پارلیمنٹ نے کثرتِ رائے سے ''شریعت بل'' اور ''حسبہ بل'' کو مسترد کر دیا۔

مطلب یہ ہے کہ ایک طرف آئینِ پاکستان شریعت کو قانونی حیثیت نہیں دیتا کہ عدالتوں میں اس تطبیق و تنفیذ ہو اور دوسری طرف جج صاحبان کو پابند بنایا گیا ہے کہ جس چیز کو قانون جرم کہے بس وہی جرم ہے، اسی کے مطابق مجرم کو سزا دی جائے گی۔ اسی طرح کسی شرعی فرائض کی ادائیگی پر کسی کو اس لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ ان کی ادائیگی پاکستانی قانون میں لازمی نہیں۔

تو حقیقت حال یہی ہے کہ اسی آئین کی وجہ سے پاکستانی معاشرہ سیکولرزم کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے، آئے دن قرآن کی توہین کے واقعات ریکارڈ ہو رہے ہیں، مذہبی رجحان رکھنے والے کثیر الآبادی پشتون علاقے ''سوات'' میں قرآن کریم کو جلانے کا واقعہ رونما ہوا، ۷۷ سال سے اسلامی شریعت معطل ہے، اور اس کی جگہ فرنگی لارڈ میکالے کا بنایا ہوا قانون رائج ہے۔ حکومتی اہلکاروں کی طرف سے اسلامی سزاؤں کو ''کالا قانون'' کہا جاتا ہے۔ ایک واقعہ میڈیا پر اس وقت وائرل ہوا جب پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر نے حدود اللہ کے بارے میں توہین آمیز کلمات ادا کیئے، جس کی پاداش میں ممتاز حسین قادری شہید نے اسے قتل کیا، نہ جانے اس جیسے واقعات کتنے ہوتے ہوں گے مگر میڈیا پر نہ آنے کی وجہ سے کسی کو پتہ نہیں چلتا۔

اس وجہ سے آئینِ پاکستان کے متعلق خلاصتاً کہا جا سکتا ہے کہ اسی آئین نے پاکستان کے متدین عوام پر جمہوری نظام کو جبری طور پر نافذ کر رکھا ہے، جو بھی اس کی مخالفت کرتا ہے تو اسے آئینی طور پر غدار سمجھا جاتا ہے، اور پھر اس کے خلاف ہر قسم اقدام کو قانونی سمجھا جاتا ہے، حتیٰ کہ چند دن پہلے سی ٹی ڈی کی جانب سے مہمند ایجنسی میں تحریک طالبان کے کے تین مجاہدین کو زندہ درگور کیا گیا مگر اس سنگین جرم کے مرتکبین کے خلاف کوئی حکومتی ادارہ حرکت میں نہیں آیا، کیونکہ پاکستان کے ظالمانہ نظام کی تقویت کے لیے کردہ ہر قول وفعل مقدس سمجھا جاتا ہے، مجاہدین اسلام کے مقابلے میں اس جمہوریت کے لیے قربانی دینے والوں کو شہید کہا جاتا ہے، اگرچہ وہ ہندو، سکھ اور کرسچن کیوں نہ ہو؟! چند دن قبل ولایتِ کوہاٹ میں ایک مائن کارروائی میں کچھ غیر مسلم فوجی قتل ہوئے، جن میں اسلام آباد کا رہائشی ایک مسیحی (عیسائی) بھی مارا گیا تو پاکستان کا وزیر اعظم شہباز شریف اور آرمی چیف اس کے جنازے کے لیے چرچ چلے گئے، اور وزیر اعظم ہاؤس سے اس بارے میں جو اعلامیہ جاری ہوا اس میں اسے شہید کہا گیا۔

چند سال قبل (۲۰۱۱ء میں) اقلیتی امور کے وفاقی وزیر شہباز بھٹی (جو ایک غیر مسلم تھا) کو توہین رسالت کے ارتکاب کی وجہ سے مجاہدین نے قتل کیا تو باقاعدہ اسے ارکانِ پارلیمنٹ کی طرف سے شہادت کے تمغے سے نوازہ گیا اور اس کے لیے پارلیمنٹ میں اجتماعی طور پر مغفرت کی دعا مانگی گئی۔ اور بینظیر بھٹو کو جب قتل کیا گیا تو اسے شہید جمہوریت کا خطاب دیا گیا۔ اس لئے یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں جمہوریت ایسی مقدس گائے بن چکی ہے کہ سیاسی جماعتیں ہمیشہ بحالیٔ جمہوریت کے لیے سر توڑ کوششیں کرتی ہیں اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتیں۔

حالانکہ بقولِ شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی اس دور کا صنم اکبر جمہوریت ہے، جمہوریت ہی اس دور کا سب سے بڑا فتنہ ہے، پوری دنیا میں اسلامی نظام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ جمہوریت ہے، جمہوریت ہی خلافت اور امارت کے متبادل کے طور پر پوری دنیا میں رائج ہے، اسی جمہوریت کی وجہ سے ارتداد کے دروازے کھلے ہیں، ہر کوئی تبدیلیٔ مذہب کر سکتا ہے، اسی جمہوریت کی وجہ سے ہر کسی کو اظہار مافی الضمیر کی آزادی حاصل ہے، تب ہی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جارہی ہے، صحابہ کرام پر تبرا کیا جاتا ہے، تب ہی تو ''سوات'' جیسے متدین مسلمانوں کے علاقے میں قرآن کریم کے جلانے کا افسوس ناک واقعہ پیش آتا ہے، تب ہی تو مردان میں مشال خان جیسے بے باک گستاخِ اسلام پیدا ہوتے ہیں، تب ہی تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دعویدار سامنے آتے ہیں، تب ہی تو جاوید غامدی اور منیر شاکر جیسے منکرینِ حدیث کو آزاد فضا میں اپنا زہر پھیلانے کی مکمل اجازت ہے، تب ہی تو صنفِ نازک کو مساوات کے نام پر ہر پلیٹ فورم پر اسلام کے خلاف زہر اگلنے دیا جارہا ہے، تب ہی تو پاکستان میں ملحدین یہ نعرہ لگا رہے ہیں ''میرا جسم میری مرضی'' مگر انہیں روکنے والا کوئی نہیں، تب ہی تو جسم فروشی کے لائسنس یافتہ اڈے چل رہے ہیں، تب ہی تو پاکستان کے کونے کونے میں ''کالا جادو'' کے مراکز چل رہے ہیں، تب ہی تو پاکستان میں ضال و مُضل فرقوں کی بھرمار ہے، اور انہیں کھلے عام اپنے گمراہ کن نظریات پھیلانے کی اجازت ہے۔

جاری ہے...

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ



امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی سوانحِ حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب دسپین کاروان سرلاري کا اردو ترجمہ

”رہنمائے قافلۂ حق“

مترجم: شیخ ابو محمد حماد

قسط (14)

شہید مولوی محمد خوشحال ملنگ صاحب رحمہ اللہ کی سوانح حیات

تحریر: خبیر احمد مجاہد صاحب

افغانستان کی ولایتِ لوگر کے مرکز کے ساتھ ملحق ''سپست'' کے علاقے ''پائندہ خیل قوم'' میں لعل محمد کے گھرانے میں ۱۳۴۸ ہجری شمسی سال کو ایک بچے کی پیدائش ہوئی، جس کی جبیں پر خوشحالی اور بلند حوصلگی کے آثار چمک رہے تھے، اسی وجہ سے ان کا نام محمد خوشحال رکھا گیا۔

محمد خوشحال نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے امامِ مسجد سے حاصل کی، اور مزید علوم کے حصول کے لیے انہوں نے رختِ سفر باندھا، اور بہت ہی کم مدت میں ابتدائی مروجہ دینی کتب کی تعلیم مکمل کی اور تحصیلاتِ عالی کے لیے افغانستان وپاکستان کے جید علماء کرام اور شیوخ عظام کے سامنے زانوئے تلمذ ٹیک دیے، چنانچہ علوم وفنون کی تحصیل کے دوران محمد خوشحال اپنے ہم صنف ساتھیوں کے ما بین ذکاوت، ذہانت اور ہوشیاری میں شہرت کی بلندی پر رہے، جس کی وجہ سے ہر استاد کے دل میں اس کا خصوصی مقام تھا۔ دیارِ ہجرت میں خیبر پختونخواہ کے علاقے چراٹ میں واقع ''جامعہ محمدیہ اسلامیہ'' میں موقوف علیہ سال ۱۴۱۱ ھ ق کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اور ۱۴۱۲ ھ ق کو پاکستان کے صوبے خیبر پختونخواہ کی مشہور دینی درسگاہ ''دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک'' میں دورہ حدیث شریف سے اعلی نمبرات کے ساتھ سندِ فراغت حاصل کرکے دستارِ فضیلت کا شرف حاصل کیا۔

طالبعلمی کے ساتھ مسلح جہاد میں شرکت:

مولوی محمد خوشحال ملنگ صاحب طالبعلی کے زمانے میں روسی افواج اور ان کی کٹھ پتلی افواج کے خلاف عملی جہاد میں بھرپور حصہ لیتے رہے، چنانچہ جب بھی موقع پاتے تو گرم محاذوں کا رخ کرتے۔ اس لیے درج ذیل سطور میں ان کی کچھ خصوصیات کو پیش کیا جاتا ہے:

سابقہ جہاد کے دوران مجاہدین کی طرف سے کمیونسٹ انتظامیہ کے خلاف جلال آباد ثمرخیل کے تاریخی معرکے میں مولوی صاحب نے انتہائی بہادری اور شجاعت کے ساتھ بڑھ چڑھ حصہ لیا۔ اسی طرح لوگر ولایت کے مرکز اور آس پاس کے علاقوں میں روسی افواج اور کمیونسٹوں کے خلاف مجاہدین کے تعارضی حملوں میں ہر سال لازماً شرکت کرتے رہے، جب کہ ایک دفعہ ولایت کے مرکز کی قرارگاہ ''گمبزی'' جو گردیز کے عمومی سڑک پر واقع ہے'' پر دن دھاڑے ۱۲ بجے ۹ ساتھیوں کے ہمراہ حملہ آور ہوئے،

اور رات تک لڑائی کو جاری رکھا، حالانکہ دشمن نے انہیں چاروں اطراف سے محاصرہ کر رکھا تھا، مگر انہوں نے شدید لڑائی رات تک جاری رکھی، بالآخر اللہ تعالی کی مدد و نصرت سے وہ محاصرہ توڑنے میں کامیاب ہوئے، اس لڑائی میں دشمن کی کئی بکتر بند گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں اور دشمن کو کافی جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور خود مولوی صاحب بھی اسی معرکے میں زخمی ہوئے، زخم ان کے بائیں ہاتھ میں لگے۔ اس معرکے کے دوسرے روز دوستم کے جلم جم ملیشاء نے لوگر کے تورغر کی چوٹیوں میں واقع مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا اور ان پر قبضہ کیا، مولوی صاحب نے زخمی حالت میں اپنے انہی ۹ ساتھیوں کی ہمراہی میں دن کے ۱۱ بجے ان پر حملہ کیا، سخت لڑائی کے بعد وہ مجاہدین کے مراکز کی بازیابی میں کامیاب ہوئے، اس لڑائی میں گلم جم کے ۸ ملحدین مارے گئے، اور کافی تعداد میں عسکری ساز و سامان مجاہدین نے بطورِ غنیمت حاصل کیا۔

درس و تدریس:

مولوی محمد خوشحال ملنگ صاحب نے علومِ دینیہ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد صوبہ خیبر پختونخواہ کے علاقے ورسک میں قائم دارالعلوم ضیاء الاسلام میں ایک سال تک تدریس کا فریضہ سر انجام دیا۔ جبکہ فراغت کے دوسرے سال مانسہرہ کے علاقے ''خاکی'' میں واقع افغان مہاجرین کیمپ میں ''مدرسہ نعمانیہ'' میں مروجہ علوم وفنون کی اہم کتابوں کی تدریس کی خدمات سر انجام دیں۔

طالبان کی اسلامی تحریک کا آغاز:

مدرسہ نعمانیہ میں تدریسی سال کے دوران ہی افغانستان میں طالبان کی اسلامی تحریک کی کرنیں نمودار ہوئیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے طالبان تحریک کے داعیہ سے اتفاق کرتے ہوئے نعرۂ لبیک بلند کیا، اور اپنے چند ساتھیوں سمیت لوگر ولایت کے علماء اور طلبہ کی نمائندگی کرتے ہوئے کندہار کا سفر کیا، وہاں طالبان تحریک کے مشران کے ساتھ ملاقات کے بعد مذکورہ وفد (جن کی سربراہی مولوی محمد خوشحال کر رہے تھے) کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ واپس لوگر ولایت جاکر طالبان کو منظم کرو۔

جہاد کی صف اول میں ان کا کردار:

خوست ولایت میں کچھ عسکری اور کچھ انتظامی مسئولیات کی ادائیگی کے بعد اپنے چند جہادی دوستوں کے ہمراہ میدان شہر اور کابل کی سرحد پر طالبان کے قائم کردہ محاذ کے خطِ اول ''پر یکڑی'' علاقے تشریف لے گئے، جہاں انہیں میدان شہر کے محاذِ جنگ کے عمومی قومندان ''ملا مشر اخند'' کی طرف سے دفاعی مورچوں میں تعینات کیا گیا، حالانکہ وہاں ۲۴ گھنٹے دفاع اور پہرہ داری کی ضرورت تھی (جو انتہائی مشقت اور ذمہ داری والا کام تھا) مگر مولوی صاحب نے کئی ماہ انتہائی شجاعت اور بہادری کے ساتھ مسئولیت کا ادا کیا۔

کچھ مدت بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کابل ولایت کی چہار اسیاب ولسوالی کے خط اول تشریف لے گئے، جہاں انہوں نے ریش خور چھاؤنی کی چوٹیوں پر واقع حساس چوٹیوں پر کچھ وقت گزارا، اس کے بعد کابل کے علاقے

’’چکڑی ‘‘میں واقع خطِ اول تشریف لے گئے، اور اُس بڑے تعارضی حملے میں شرکت کی جو فتحِ کابل کے لیے شروع کیا گیا تھا۔

موصوف کے تعارضی حملے کے نتیجے میں چکڑی، ملنگ کلے اور بند غازی کے تمام علاقے طالبان نے فتح کیے، بند غازی کے ایک اسٹراٹیجک پوائنٹ پر مولوی صاحب نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ دفاعی پوزیشن میں واقع مورچہ سنبھالا، اور استقامت کے جوہر دکھاتے رہے، چنانچہ دشمن کے اُن چار تعارضی حملوں کو ناکام بنا دیا جن کا محور مولوی صاحب کا عسکری اہمیت کا حامل مورچہ اپنے قبضے میں لینا تھا، جبکہ انہی شدید حملوں میں مولوی صاحب کے ساتھ جو چند ساتھی تھے وہ زخمی بھی ہوئے، مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری، جس کے نتیجے میں طالبان کی اسلامی تحریک کی جانب سے فتوحات کا سلسلہ جاری رہا، اور ’’پل چرخی کے جیل‘‘ تک کا علاقہ طالبان نے فتح کیا۔

جاری ہے۔۔۔

کون رہا ہوا؟
وزیر داخلہ کا جھوٹ!

عبدالوہاب اورکزئی

پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی نے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی میں کہا کہ "طالبان کے پاکستان کی جیلوں سے باہر آنے کے بعد ہمارا اندازہ تھا کہ تحریک طالبان پاکستان اچھا برتاؤ رکھیں گے۔ ہمارا اندازہ کچھ اور تھا۔ تاہم انہوں نے اس طرح برتاؤ نہیں رکھا۔ یہاں سے دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔" اسی طرح انہوں نے ہماری علاقوں میں موجودگی کو پاکستان تحریک انصاف سے جوڑنے کی کوشش کی کہ گویا ہم ان کی اجازت سے یہاں آئے

کیا نقوی صاحب ان مم سوالوں کا جواب دینا چاہیں گے؟

یہ قیدی کس کس جیل سے رہا ہوئے؟ کب رہا ہوئے؟

آپ نے جن کو رہا کیا، کیا ان کی کوئی لسٹ ہے؟

اور جب آپ کو معلوم ہی ہے تو کیا آپ ان کے موجودہ حالات کے بارے میں بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

صرف بیان دینے سے نہیں آپ کا ذمہ فارغ نہیں ہوگا بلکہ کسی ترجمان کو بٹھا کر عوام کو باخبر رکھنے کی غرض سے ان تمام قیدیوں کے نام اور کارروائیوں کے حوالے سے آگاہ کریں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ ملک کا بیک وقت وزیر خارجہ اور چیئرمین کرکٹ بورڈ جس طرح ویڈیوز دیکھ ہی کھلاڑیوں کی بے جا سلیکشن کروا رہا ہے، اسی طرح اڑتی ہوئی خبریں دیکھ اور سن کر اتنا بڑا دعویٰ بھی کر رہا ہے؟

قوم پر واضح ہو کہ تحریک طالبان پاکستان کا ریاست سے کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوا جس میں قیدی رہا ہوئے ہوں پوری دنیا نے دیکھا کہ ۲۰۲۱ء میں ریاست ایک معاہدے کے تحت ۱۰۲ قیدیوں والی شرط سے مکر گئی اور ایک قیدی بھی رہا نہیں کیا، اسی طرح دیگر شرائط سے بھی روگردانی کی وجہ سے باوجود یکطرفہ جنگ بندی کے اس معاہدے کو ریاست کی طرف سے سبوتاژ کر دیا گیا یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ہمیں ہماری سرزمین پر رہنے اور وہاں نقل و حرکت کیلئے کسی کا سہارا اور اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، خاص طور پر ن لیگ پی ٹی آئی پر جو الزام عائد کرتی ہے کہ گویا ہمیں انہوں نے پاکستان آنے دیا، تو اب جبکہ خیبر تا کراچی ہماری کارروائیاں جاری ہیں اور ہم عملی طور پر یہاں موجود ہیں، تو یہ کس کی اجازت سے ہو رہا ہے، جبکہ پی ٹی آئی تقریبا ختم کر دی گئی ہے

قوم کو سمجھنا چاہیے کہ جھوٹ پر کھڑی ریاست اور وقتی حکومتیں ان کی خیر خواہ نہیں ہیں، بلکہ وقت کے مطابق بیان بازی کر کے قوم کو دھوکے میں رکھتی اور اپنی مدت پوری کرنے کی کوشش کرتی ہے ہم نے بارہا کہا ہے کہ ہماری جنگ امن کے قیام، وطن عزیز کو اس کا مقصد اصلی (اسلامی نظام کا نفاذ) دلانے اور حقوق کے حصول جیسے اہم مسائل کیلئے ہے، تو اگر کوئی لڑنا چاہتا ہے تو ہم لڑ رہے ہیں اور اگر کوئی بامعنیٰ بات چیت کرتا ہے تو تب بھی ہم نے میز پر حاضر ہو کر خود کو ثابت کیا ہے

ریاست خصوصا وزیر داخلہ کی خدمت میں عرض ہے کہ ایسے بیانات نہ دیں کہ مستقبل میں آپ قوم کی لعنتوں کے مستحق بنیں، حقائق کا سامنا کریں اور بجائے جھوٹ کا سہارا لینے کے قومی مسائل کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں، اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے

مادیت نہیں، روحانیت

از: عبیداللہ

جب سے دنیا قائم ہے، اُس وقت سے لیکر آج تک روحانیت اور مادیت کے مابین جنگ جاری رہی ہے، اس جاری جنگ میں روحانیت نے ہمیشہ مادیت کو مات دی ہے۔ بنی اسرائیل نے حضرت طالوت کی امارت میں باجود قلت کے جالوتی لشکر، جو ان سے قوت میں بڑا تھا، کو شکست سے دوچار کیا، جسمیں حضرت داوٗد علیہ السلام نے بھی حصہ لیکر اپنے ہاتھوں سے جالوت کا قصہ تمام کیا۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة بإذن الله.

اسی طرح غزوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زندہ وجاوید مثال ہے، غزوۂ بدر میں ۳۱۳ نہتے جان نثاروں نے بے سروسامنی کے باجود ہزار مسلح مادیت پرستوں کو عبرت ناک سبق سکھایا، ایسی عبرت جس پر آج بھی دنیائے کفر انگشت بدنداں ہے کہ ناممکن کیسے ممکن ہوا؟

فرمان باری تعالیٰ ہے: لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة.

اس کے برعکس غزوۂ حُنین پر ایک نظر ڈالیں، مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی، مادی طور مظبوط تھے، اس سے پہلے کبھی اتنی طاقت میسر نہیں آئی تھی، اس وجہ سے فدایان اسلام نے یہ کہنا شروع کیا: کہ آج ہم ہی غالب ہوں گے کیونکہ ہمارے پاس قوت ہے، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی فرمانے لگے:

"لن نغلب اليوم من قلة"

یہ ایک فطری ادا تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئی، اسلئے تنبیہ فرمائی، جنگ کی کایا پلٹ گئی اور مجاہدین ابتداءً عارضی طور شکست سے دوچار ہوگئے۔

رب کا فرمان آیا: و يوم حنينٍ اذ اعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئا.

پورے قرآن مجید میں یہی سبق ملے گا کہ مسلمان کو بہر حال رب کی نصرت پر بھروسہ کرنا چاہیے، کسی کی ظاہری طاقت سے متاثر ہونے کی چنداں ضرورت نہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بغیر خوف وخطر کے امیہ بن خلف کے ساتھ سو اونٹوں کی شرط رکھی: کہ روم مغلوب ہونے کے بعد غالب اور اہلِ فارس مغلوب ہوں گے، بظاہر تو فارس سپر پاور، فاتح اور روم مفتوح و مغلوب تھا، لیکن جب رب نے فرمایا:

"و هم من بعد غلبهم سيغلبون"

تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے، کہ اب کی بار روم کا غالب آنا یقینی ہے، اسلئے تو اتنی بڑی شرط کیلئے تیار ہو گئے۔

یہاں پر صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمانِ باری تعالیٰ پر بھروسہ بیان کرنا مقصود ہے، ورنہ فارس وروم دونوں طرف کفار تھے۔

اگر مسلمان اسی طرح رب کے اس حکم "و انتم الاعلون" پر ایمانِ کامل رکھے، تو آج بھی کامیابی قدم چومے گی، لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ مسلمان بھی کفار کی طرح مادیت پرست بن گئے ہیں، یہی تو وجہ ہے کہ مٹھی بھر اسرائیل کے سامنے پچاس سے زائد مسلم ممالک معذور، مقہور، لاچار اور بے بس نظر آتے ہیں۔

مجھے یاد پڑتا ہے جب کابل فتح ہوا، طالبان نے اقتدار سنبھالا، ذبیح اللہ مجاہد پہلی بار منظر عام پر آئے، تو میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا :
جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا، سقوط ہوگیا، طالبان آبادیوں سے پہاڑوں میں چلے گئے، اسی دن سے ہمیں فتح کا ایسا یقین تھا جس طرح رات جانے کے بعد طلوعِ سحر و آفتاب کا یقین ہوتا ہے
اس سے ملتا جلتا ایک بیان ملا محمد عمر رحمہ اللہ کا بھی موجود ہے، بلکہ ہر جہادی قائد مجاہدین کیلئے یہی سبق چھوڑ کر رخصت ہوئے ہیں، رحمھم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ!

دیکھیں، امریکہ اڑتالیس ممالک، جہازوں، ٹینکوں، میزائلوں، ہر قسم کے اسلحوں اور فوج سمیت کس دبدبے سے آیا تھا، اپنے آپ کو "انا ربکم الاعلیٰ" کہنے باوجود گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا، یہ روحانیت ہی تو تھی جو مادیت پر غالب آگئی وہی طالبان جن کی طاقت دنیائے کفر کے مقابلے میں بدرین سے بھی کم تھی، دوبارہ تختِ کابل پر براجمان ہیں، اور مزے کی بات یہ ہے کہ سپر پاور کے قیدی آج بھی طالبان کی جیلوں میں پڑے ہیں۔

لہٰذا اے امت مسلمہ!
اگر کامیابی چاہتے ہوں تو حبل اللہ المتین کو مظبوطی سے تھام کر لا یخافون لومۃ لائم کا مصداق بن کر اسرائیل سمیت اپنے اپنے علاقے کے جابرہ و ائمۂ کفر پر ٹوٹ پڑو، اِحدی الحُسنیین کی صورت میں سرخروئی آپ ہی کو ملے گی، ان شاءاللہ تعالیٰ!

"و العاقبۃ للمتقین"



محبِ وطن مذہبی اور سیاسی قیادت کے نام
تحریکِ طالبان پاکستان کے امیر محترم
مفتی نورولی محسود (ابو منصور عاصم) حفظہ اللہ کا پیغام

اسلام اور مملکتِ خداداد پاکستان سے وفاداری اور محبت کرنے والے علماء کرام، قومی عمائدین اور سیاسی قائدین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد:

سب سے پہلے اُن تمام مذہبی، سیاسی اور قومی قیادت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے موجودہ اعلان شدہ عزم استحکام آپریشن کو مسترد کر دیا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ آئندہ بھی مملکتِ خداداد پاکستان کے مذہبی، سیاسی اور قومی مشران کو اس طرح کے موضوعات میں آزاد، خود مختار اور حقائق پر مبنی مواقف اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

محترم قائدینِ ملک وملت! یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں رواں جنگ کی ابتداء ہم نے نہیں کی ہے، بلکہ یہ جنگ ہمارے اوپر مسلط کی گئی ہے، گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد ایک ٹیلیفونک رابطے پر وقت کے حکمرانوں نے قبائل کے اسلامی تشخص اور قبائلی کلچر کو ختم کرنے اور ڈالر بٹورنے کی خاطر "لر او بر" پختون کے اوپر ایک خطرناک جنگ مسلط کی، جس کے نتیجے میں آزاد قبائل سمیت پوری پاکستانی قوم بری طرح متاثر ہوئی، اور قبائل کی آزاد حیثیت کو ختم کر کے ان کے قدرتی وسائل پر قبضہ کیا اور قتل وغارت کا بازار پورے پاکستان میں گرم کیا گیا۔

غریب قبائل پر مختلف آپریشنوں کے نام پر پاکستانی جیٹ طیاروں، امریکی ڈرونز اور پاکستانی فوج کے زمینی دستوں نے آگ برسانا شروع کیا، جس میں قبائل کے گھر بار، مساجد و مدارس اور تعلیمی ادارے تمام تر آبادیاں ملیامیٹ ہو گئیں، ہزاروں کی تعداد میں بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور علماء کرام کو شہید کیا گیا، اور ہزاروں کو لاپتہ کر دیا گیا، جو کہ تاحال لاپتہ ہیں، اور بعض کو امریکا کو ڈالر کے عوض فروخت کیا گیا، تو قوم کے غیور بیٹے مجبوراً اسلحہ اٹھا کر اکابر علماء کرام کے فتویٰ کے بعد پاکستانی جرنیلوں اور حکمرانوں کے خلاف میدان میں کود پڑے، اور بہت کم عرصہ میں اس جنگ کے شعلوں نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

محترم حضرات! جیسا کہ واضح ہے کہ گزشتہ بیس سال سے مملکتِ خداداد پاکستان کے طول و عرض میں تحریکِ طالبان پاکستان اور قابض فوج کے درمیان جنگ جاری ہے ہم پاکستان کے پانچ سو مشہور، ممتاز اور معتبر علماء کرام و مفتیان عظام کے تاریخی فتوی کی روشنی میں اپنا دفاعی جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آج اللہ کی مدد اور مظلوموں کی دعاؤں سے تحریکِ طالبان پاکستان پورے ملک میں ناقابلِ تسخیر، منظم گوریلہ طاقت بن چکی ہے، اور ساتھ ایک منظم تنظیمی ڈھانچہ، عسکری و استخباراتی نظام رکھتی ہے، جس کی روشنی میں یہ اپنا مقدس دفاعی جہاد آگے لیکر جارہی ہے۔

ہم عالمی برادری پر بھی یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا کوئی خارجی ایجنڈا نہیں ہے، ہم نے پاکستان کے جرنیلوں اور حکمرانوں کے مظالم سے اپنا دفاع شروع کر رکھا ہے

10 جولائی کی رپورٹ میں اقوام متحدہ نے ٹی، ٹی، پی کے اوپر جو الزامات لگائے ہیں کہ ٹی ٹی پی افغانستان کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال کرتی ہے اور القاعدہ والے ان کی تربیت کرتے ہیں اور ان کی مالی مدد کرتے ہیں، جس کی بدولت یہ لوگ پاکستان میں حملے کرتے ہیں اور اسی طرح یہ الزام بھی لگایا ہے کہ تحریک طالبان پاکستان والے افغان باشندوں کو پاکستان میں استعمال کرتے ہیں، اور امارت اسلامی کی طرف سے ٹی، ٹی پی کو سہولیات میسر ہیں، ان کے یہ الزامات نئے نہیں ہیں، بلکہ بارہا انہوں نے ان جیسے الزامات لگائے ہیں، مگر ہر دفعہ ہم نے ان کی تردید کی ہے، اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تمام الزامات بے بنیاد ہیں اور آج پھر ہم ان الزامات کی سختی سے تردید کرتے ہیں، بلکہ ہم اقوام متحدہ سے بھی کہتے ہیں کہ الزامات لگانے کی بجائے آکر ان الزامات کی آزادانہ اور منصفانہ تحقیقات کریں۔

آپ حضرات کو خود معلوم ہو جائے گا کہ ہماری آزاد اور خود مختار سرزمین پر جتنے آپریشنز "المیزان سے لیکر عزم استحکام تک ہو چکے یا اب بھی جاری ہیں، ان سب کا خرچ و مصرف قابض فوج کو اسلام اور ملک دشمن قوتوں سے مل رہا ہے، لیکن ان ظالمانہ آپریشنوں سے کسی بھی قسم کا استحکام وجود میں نہیں آیا، بلکہ ان آپریشنز سے ملک مزید عدم استحکام اور بحران کا شکار ہوا۔

اگر پاکستان کی فوج اور سیاست دانوں کا یہ گمان ہو کہ ہم ظلم اور طاقت کے ذریعے پاکستانی مجاہدین اور آزاد قبائل کے مسلمانوں کو اپنی غلامی پر مجبور کریں گے، تو یہ ان کی غلط فہمی ہے، کیونکہ ہم اپنی آزادی اور حریت کی تین سو سالہ تاریخ رکھتے ہیں، اور ہمارے اندر آزادی اور حریت کی وہی روح ابھی تک زندہ ہے۔

محترم حضرات! ہمیں اس جنگ میں کسی بھی خارجی قوت کا تعاون حاصل نہیں، اور نہ ہی ہم اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ بفضل اللہ ہم نے قوم اور ملت کی حمایت سے بیس سال کامیاب گوریلا جنگ لڑی ہے اور مزید کئی برسوں تک لڑ سکتے ہیں۔

تحریکِ طالبان پاکستان ہزاروں کی تعداد میں مسلح نوجوانوں اور فدایانِ اسلام کا ایک بڑا ذخیرہ رکھتی ہے، ہم پاکستان کے مختلف شہروں میں فوجی مراکز پر تسلسل کے ساتھ اجتماعی فدائی کاروائیاں کر سکتے ہیں، پاکستان میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے تمام منصوبے ناکام بنا سکتے ہیں، لیکن فی الحال ہم نے قوم و ملک اور کچھ خاص سیاسی مفادات کی خاطر جنگ کی کیفیت ایک خاص توازن میں رکھی ہے، لہذا یہ بے بنیاد آپریشنز ہمیں کمزور نہیں کر سکتے۔

محترم قائدین ملت! ہم آخرت کی ذمہ داری سے سبکدوشی کی خاطر آج بھی مذہبی اور قومی مشران کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ دلیل، افہام و تفہیم کی فضا میں آکر تحقیق کریں، جائزہ لیں کہ

ان خراب حالات کا ذمہ دار کون ہے؟

ملک کے عدم استحکام کا ذمہ دار کون ہے؟

ہم ہیں یا ہمارے اوپر دہشت گردی کا الزام لگانے والی فوج اور حکمران؟

ہم نے بامعنی مذاکرات سے کبھی بھی انکار نہیں کیا ہے، ہم جس طرح مسلح جنگ کے حربوں سے واقف ہیں اسی طرح میز کے اوپر بات چیت افہام و تفہیم کے ذریعے مسائل کے حل سے بھی بخوبی واقف ہیں، جس کا مشاہدہ عمران خان کے دور میں پوری دنیا نے کیا، مگر ساتھ ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں یہ ایک ضروری بات عرض کرتا چلوں کہ اگر اسلام اور ملک دشمن قوتوں کے ایما پر ملک کے امن و امان کو خراب کرنے والے اور آپریشنوں کے نام امریکہ سے ڈالر لے کر قوم کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا خون بہانے والے جرنیل اور حکمرانوں نے انکار کیا اور حجت بھی ان پر تمام ہوئی تو پھر آپ حضرات کو بمع قوم یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ مظلوم کا ساتھ دینا بہتر ہے یا پھر مجبوری کی صورت میں کنارہ کشی اختیار کرنا؟۔ کیونکہ ہم بلا وجہ جنگ کو طول دینے کے قائل ہرگز نہیں ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ سابقہ کی طرح ایک بار پھر یہ جرنیل اور حکمران حضرات انکار کر بیٹھیں گے۔

آخر میں ہم پوری اسلامی دنیا اور بالخصوص "قطر" کے حکمرانوں اور مذہبی رہنماؤں سے بھی یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ آکر پاکستان میں جاری جنگ کا جائزہ لیں کہ آیا یہ پرائی جنگ ہے جو کہ ہمارے اوپر مسلط کی گئی ہے اور ہم ان حکمرانوں کے مظالم سے مجبور ہو کر ان کے خلاف اپنی دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں یا واقعی ہم دہشت گرد ہیں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جیسا پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کو باوجود مظلوم ہونے کے دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جارہا ہے اسی طرح ہمیں بھی باوجود مظلوم ہونے کے دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جارہا ہے۔

لہذا آپ حضرات ہمارے درمیان انصاف اور حق کی بات کیجیئے۔ والسلام

مفتی ابومنصور عاصم نور ولی محسود حفظہ اللہ

۷ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ ق بمطابق ۱۳ جولائی ۲۰۲۴ء

Visit our website https://umnews.net



گوادر، بلوچ راجی مچی اور فوج کا ظلم

رخشندہ بگٹی

پاکستان کے صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والی تنظیم بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) کی جانب سے اتوار ۲۸ جولائی کو گوادر میں 'بلوچ راجی مچی' یا بلوچ قومی اجتماع کے انعقاد کا اعلان کیا گیا تھا، اس حوالے سے بی وائی سی کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک اعلامیے میں کہا گیا کہ یہ اجتماع ایک پر امن سیاسی عمل ہے جو بلوچستان کے قومی وسائل کی لوٹ مار اور بلوچستان میں ہر قسم کے انسانی حقوق کی پامالیوں خصوصاً جبری گمشدگیوں کے خلاف بلوچ یکجہتی کمیٹی کی تحریک کا حصہ ہے۔

تاہم پاکستانی ظالم و جابر ریاست نے اس میں رکاوٹ ڈالتے ہوئے گوادر میں بلوچ راجی مچی کی اجازت دینے سے انکار کیا اور گوادر جانے والے قافلوں کو جگہ جگہ روک کر ان پر تشدد، فائرنگ اور لاٹھی چارج کا بے دریغ استعمال کیا، جس میں متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے جن میں خواتین اور معمر افراد بھی شامل ہیں اور اس وقت تک حالات کافی کشیدہ ہو چکے ہیں پاکستان پر قابض ظالم عسکری اداروں کی تمام تر بربریت کے باوجود گوادر میں ہزاروں لوگ جمع ہوئے ہیں جن پر گوادر میں شدید لاٹھی چارج کیا گیا اور جلسہ گاہ آنے والے لوگوں کی گاڑیوں کو جلایا گیا حتی بعض اطلاعات کے مطابق مظلوم عوام پر بکتر بند گاڑیاں بھی چڑہائی گئیں جس میں بھی متعدد افراد شہید و زخمی ہوئے ہیں۔ تازہ ترین صورتحال کے مطابق گوادر جانے والی بلوچ خواتین اور جلسے کا انعقاد کرنے والی سمی دین بلوچ سمیت متعدد خواتین کو قابض عسکری اداروں نے گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے جبکہ بی وائی سی کی سربراہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو گرفتار کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ نے اپنے ایک جاری کردہ ویڈیو پیغام میں بھی اس سنگین صورتحال کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں یا دیگر بلوچ خواتین اور منتظمین کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کی ذمہ دار بلوچستان حکومت اور پاکستان کے عسکری ادارے ہوں گے ڈاکٹر ماہ رنگ نے مطالبہ کیا کہ گوادر آنے والے لوگوں کو اجازت دی جائے کہ وہ پر امن جلسے میں شرکت کر سکیں۔

یاد رہے کہ بلوچ راجی مچی کے مطالبات میں ایک بنیادی مطالبہ لاپتہ افراد کی بازیابی ہے جس کے متعلق اس سے قبل بھی بی وائی سی احتجاجی نوعیت کے اجتماعات اور مظاہروں کا انعقاد کرتی رہی ہے، جن میں جبری گمشدگیوں کے خلاف پچھلے سال اسلام آباد میں کئی دنوں کا ایک دھرنا بھی شامل تھا۔ اس دھرنے کے کئی شرکاء کو پاکستانی ظالم اداروں نے گرفتار اور بلوچ یکجہتی مارچ کے خلاف تشدد اور غیر انسانی سلوک کیا گیا تھا۔

بلوچ مظاہرین کا کہنا ہے کہ بلوچستان کے وسائل پر جو غیر ملکی معاہدے آئے روز کیے جا رہے ہیں، ان میں صوبے کی حقیقی قیادت کو کبھی اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ بلوچستان کے وسائل پر سب سے پہلے حق صوبے کے مقامی باشندوں کا ہے مگر ہمارے وسائل باہر کے لوگ لوٹ رہے ہیں۔ گوادر میں مقامی لوگوں کو صاف پانی تک میسر نہیں اور حکومت ترقی کے بے بنیاد دعوے کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ گوادر میں بی وائی سی کے اجتماع کے اسٹیج کے قریب سے دو مسلح افراد کو مظاہرین نے حراست میں لے لیا تھا جنھوں نے اعتراف کیا کہ انہیں پاکستان کی انٹیلیجنس ایجنسی ایم آئی نے بی وائی سی کی قیادت کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا، بعد میں، سیکیورٹی اہلکاروں نے بی وائی سی رہنماؤں کو دھمکی دی کہ وہ حملہ آوروں کو فوری طور پر رہا کر دیں۔

یقیناً اہل دل پر کر گیا ہے سب عیاں غازی

اثر خامہ۔ احمد عزام

وفا کا، عزم کا، ہمت کا، جرأت کا نشاں غازی
صفا کا،صدق کا، ایثار کا سر نہاں غازی
لہو سے اپنے دین حق کی جس نے آبیاری کی
تروتازہ ہے جس کے خوں سے دیں کا گلستاں غازی
اسے سمجھا تھا ظالم نے سُبک سر اور بے ہمت
مگر مڈبھیڑ نے سمجھایا ، ہے سنگ گراں غازی
کسی نے بولا خبطی ہے، کوئی شوریدہ سر بولا
مگر دیوانے کہتے ہیں سحر کی ہے اذاں غازی
وہ رہبر اہل حق کا مقتداء طاعت گزاروں کا
ہے رندان صفا کا بالیقیں پیر مغاں غازی
کوئی زنجیر یا دھمکی اسے کب روک پائی تھی
رہا دار و رسن پر عمر بھر شعلہ بجاں غازی
وہ آفت کربلا والی پڑی تھی اس کے کنبے پر
مگر وہ صبر و استقلال کا تھا آسماں غازی
بلاتی ہیں تمہیں مقصد کی جانب اس کی فریادیں
جہاد عزم و ہمت کی اذاں ہے بے گماں غازی
بتاؤ غافلو اس کا ہے کیوں آغشتہ خوں لاشہ
وہ دین حق کا شیدائی مرا وہ جان جاں غازی
وہ کیا مقصد تھا جس پر جان دی معصوم بچوں نے
یقیناً اہل دل پر کر گیا ہے سب عیاں غازی
نہ سمجھیں اس کے جانے سے مشن بھی مٹ گیا اس کا
وہ شعلہ بن گیا ہے آج کل آتش فشاں غازی
وہ شعلہ جس سے ہر دم خرمن باطل کو خطرہ ہے
تری آہ سحر گاہی سے ہے اب تک جواں غازی

ہم دیکھیں گے

لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے
وہ دن کہ جس کا وعدہ ہے
جو لوح ازل میں لکھا ہے
جب ظلم و ستم کے کوہ گراں
روئی کی طرح اڑ جائیں گے
ہم محکوموں کے پاؤں تلے
جب دھرتی دھڑ دھڑ دھڑکے گی
اور اہل حکم کے سر اوپر
جب بجلی کڑ کڑ کڑکے گی
جب ارض خدا کے کعبے سے
سب بت اٹھوائے جائیں گے
ہم اہل صفا مردود حرم
مسند پہ بٹھائے جائیں گے
سب تاج اچھالے جائیں گے
سب تخت گرائے جائیں گے
بس نام رہے گا اللہ کا
جو غائب بھی ہے حاضر بھی
جو منظر بھی ہے ناظر بھی
اٹھے گا انا الحق کا نعرہ
جو میں بھی ہوں اور تم بھی ہو
اور راج کرے گی خلق خدا
جو میں بھی ہوں اور تم بھی ہو

فیض احمد فیض

چراغ زندگی ہوگا فروزاں ہم نہیں ہوں گے

چراغ زندگی ہوگا فروزاں ہم نہیں ہوں گے
چمن میں آئے گی فصل بہاراں ہم نہیں ہوں گے

جوانو اب تمہارے ہاتھ میں تقدیر عالم ہے
تمہیں ہوگے فروغ بزم امکاں ہم نہیں ہوں گے

جئیں گے جو وہ دیکھیں گے بہاریں زلف جاناں کی
سنوارے جائیں گے گیسوئے دوراں ہم نہیں ہوں گے

ہمارے ڈوبنے کے بعد ابھریں گے نئے تارے
جبین دہر پر چھٹکے گی افشاں ہم نہیں ہوں گے

نہ تھا اپنی ہی قسمت میں طلوع مہر کا جلوہ
سحر ہو جائے گی شام غریباں ہم نہیں ہوں گے

اگر ماضی منور تھا کبھی تو ہم نہ تھے حاضر
جو مستقبل کبھی ہوگا درخشاں ہم نہیں ہوں گے

ہمارے دور میں ڈالیں خرد نے الجھنیں لاکھوں
جنوں کی مشکلیں جب ہوں گی آساں ہم نہیں ہوں گے

کہیں ہم کو دکھا دو اک کرن ہی ٹمٹماتی سی
کہ جس دن جگمگائے گا شبستاں ہم نہیں ہوں گے

ہمارے بعد ہی خون شہیداں رنگ لائے گا
یہی سرخی بنے گی زیب عنواں ہم نہیں ہوں گے

عبدالمجید سالک

حوالہ 73/17-TTP-MDK_2024

بسم اللہ الرحمن الرحیم



اسماعیل ھنیہ رحمہ اللہ کی شہادت پر تحریک طالبان پاکستان کا تعزیتی بیان

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ....

ہم فلسطینی اسلامی مزاحمتی تنظیم حماس کے رہنما محترم اسماعیل ھنیہ کی شہادت پر فلسطینی قوم اور انکے خاندان سے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ پاک سے دعا گو ہیں کہ انکو اس کا بہترین متبادل نصیب فرمائیں آمین ۔

ہم محترم اسماعیل ھنیہ رحمہ اللہ کی جدو جہد سے بھرپور زندگی اور انکی اپنی قوم اور دین کے لئے کی گئی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں ۔ آمین

نحسبھم کذالک واللہ حسیبھم

حواله 73/17-TTP-MDK_2024

بسم الله الرحمن الرحيم



د اسماعیل هنیه رحمه اللّٰه د شهادت په اړه د تحریک طالبان پاکستان د خواشینۍ پیغام

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ...

مونږ د فلسطین د اسلامي مقاومت تنظیم "حماس" د مشر اسماعیل هنیه د شهادت له امله د فلسطین ملت او د نوموړي له کورنۍسره خپله ژوره خواشیني څرګندووـ او د اللّٰه تعالی له دربار عالیه څخه ورته د غوره بدیل غوښتونکي یوـ

مونږ محترم اسماعیل هنیه رحمه اللّٰه ته د نوموړي د مبارزې او خپل ملت او دین ته د نه هېرېدونکو خدمتونو له امله درناوی وړاندې کووـ او د اللّٰه تعالی له درباره څخه ورته په جنت الفردوس کې د لوړ مقام غوښتونکي یو –

نحسبهم کذالک واللّٰه حسیبهم

حواله 73/17-TTP-MDK_2024

بسم الله الرحمن الرحيم



بيان تعزية حركة طالبان باكستان باستشهاد إسماعيل هنية

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل اللّه أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون... الآية

نعرب عن حزننا العميق للشعب الفلسطيني وأسرة إسماعيل هنية زعيم حركة المقاومة الإسلامية الفلسطينية (حماس) لاستشهاد إسماعيل هنية –تقبله اللّه– وندعو اللّه تعالى أن يبدّله البديل الأفضل، آمين.

نشيد بالسيد إسماعيل هنية تقبله اللّه، على حياته المليئة بالنضال وما قدّمه من خدمات لشعبه ولدينه. ونسأل اللّه تعالى أن يسكنه أعلى جنة الفردوس. آمين

نحسبهم كذالک واللّه حسيبه

حواله 73/17-TTP-MDK_2024

بسم الله الرحمن الرحيم



Tehreek-e-Taliban Pakistan's statement of condolence regarding the martyrdom of Ismail Haniyeh

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ...

We would like to extend our deepest and heartfelt condolences to the family of the late Ismail Haniyeh (Leader of Hamas), and to the Palestinian nation as a whole upon receiving news of his martyrdom. We pray that Allah places someone great and responsible in his stead – Amīn.

On this saddening occasion, we pay tribute to the life (which was without a doubt filled with immense struggles) and sacrifices (which he made for the sake of his Dīn and the palestinian nation) of Ismail Haniyeh. We hope and pray that Allah makes Jannatul Firdaws his place of eternal abode – Amīn

نحسبهم کذالک والله حسیبهم

حوالہ 69/17-TTP-MDK_2024

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنگلات کی کٹائی کے حوالے سے تحریک طالبان پاکستان کا اعلامیہ

تحریک طالبان پاکستان پاکستانی عوام پر مسلط ٹولے کے خلاف گزشتہ بیس سال سے برسر پیکار ہے اور عوام کی امنگوں کی حقیقی ترجمان ہے۔ گزشتہ پانچ سال سے سیکیورٹی اداروں نے پورے ملک اور بالخصوص خیبر پختونخوا میں جنگلوں کی کٹائی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہم اس پیغام کے ذریعہ تمام پاکستانی عوام ور بالخصوص جنگلات کی کٹائی کے حوالے سے ٹھیکے لینے والوں کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان نے جنگلات کی کٹائی پر مکمل پابندی لگا رکھی ہے اس حوالے سے تمام لوگ اس حکم کی پاسداری کریں اور خلاف ورزی کی صورت میں جہاں تک ہماری رسائی ہوئی ہم یہ تمام ٹھیکے بند کروائیں گے اس صورت میں کوئی ہم سے شکایت کا حق نہ رکھے۔



جولائی

رواں سال 2024ء

ماہ جولائی میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین سال ۲۰۲۴ء ماہ جولائی میں کل ۱۴۶ حملے کیے، جس میں عسکری و خفیہ اداروں کے ۲۱۵ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱/۷/۲۰۲۴

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی علاقہ لوئی ماموند میں مجاہدین نے آئی ایس آئی اہلکار ڈاکٹر عبدالرشید کو کامیابی سے ٹارگٹ کرکے قتل کیا، یاد رہے مذکورہ شخص ہمارے دو ساتھیوں ابوبکر اور حسان علی تقبلہم اللہ کی شہادت میں ملوث تھا سال ۲۰۱۸ میں اس شخص نے مجاہدین کو دھوکہ دے کر اپنے گھر بلایا اور بے دردی کے ساتھ ان کو شہید کیا تھا

۱/۷/۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل جمرود میں تختہ چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزرگن سمیت دیگر اسلحے سے حملہ کیا جس میں پولیس اہلکار اعجاز اور ایف سی حوالدار شہزاد ہلاک ہو گئے۔

۱/۷/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈیرہ تحصیل گومل میں مرکزی تھانے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا مذکورہ جھڑپ دو گھنٹے تک جاری رہی حملے کے نتیجے میں تھانے میں آگ بھی لگ گئی دو عدد کیمرے بھی تخریب کا نشانہ بنے جبکہ جانی نقصان کی بھی اطلاع ہے.

۱/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈیرہ تحصیل پروا کے علاقے کوہ بارہ میں اسلام دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا جب فوج کو چھاپے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو علاقے کی ایک مسجد میں گھس کر مسجد میں توڑ پوڑ کی اور مسجد کی بے حرمتی کی۔

۱/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ باجوڑ ایجنسی کے علاقے واڑہ ماموند میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا جبکہ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۱/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ ضلع چترال کے علاقے دروش(اوسون درہ) میں واقع فوجی پوسٹ پر تعارضی حملہ ہوا جس میں جانی و مالی نقصانات کی اطلاعات ہیں۔

۱/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبرایجنسی تحصیل باڑہ کے علاقے ملک دین خیل میں شریعت دشمن فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بھرپور مزاحمت کی اور دوپہر ایک بجے تک فوج پر کاری ضربیں لگائی مذکورہ جھڑپ کے نتیجے میں ناپاک فوج کے دس اہلکار ہلاک اور کئی شدید زخمی ہوئے جبکہ تحریک طالبان پاکستان کے کمانڈر نجیب سمیت چھ مجاھدین بھی شہادت کے عظیم رتبے پر فائز ہوئے۔

۲/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان تحصیل اعظم ورسک رغزائی بازار کے سامنے فوجی قلعہ پر مجاہدین نے لیزرگن اور راکٹس وغیرہ سے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی کے علاقے حسوخیل فوجی مورچے پر مجاہدین نے لیزرگن سمیت بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے جبکہ ایک بڑا کیمرا بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی پیران فوجی مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا۔

۳/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان تحصیل مکین کے علاقے لیٹہ میں مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۳/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل گڑیوم کے علاقے شامپلین میں مجاہدین نے فوج کیلئے راشن لے جانے والی گاڑی پر حملہ کیا جس سے گاڑی جزوی طور تخریب کا نشانہ بنا۔

۳/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل گڑیوم کے علاقے شکتوئ میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر اسنائپر اور راکٹس وغیرہ سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے.

۳/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع وتحصیل ٹانک میں شاہ عالم چوکی کے قریب مجاہدین نے دو پولیس اہلکاروں کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۳/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ تحصیل کلاچی کے گاؤں اٹل میں ناپاک فوج نے مجاہدین پر کمین مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی اہلکاروں کو ہلاک وزخمی کردیا جبکہ بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے .

۲۰۲۴/۷/۳
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر حملہ کیا جس میں کئی اہلکاروں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۷/۳
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان میر علی علاقے حسو خیل میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۷/۴
ولایت گلگت و بلتستان کے ضلع دیامر داریل علاقہ گماری میں سیکیورٹی اداروں نے گلگت کے ایک مجاہد کے گھر پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہد نے مقابلہ کرتے ہوئے دو سیکیورٹی اہلکاروں کو ہلاک جبکہ چار کو شدید زخمی کر دیا، ذرائع کے مطابق چھاپہ مار فوج کافی دیر تک مجاہدین کے محاصرے اور نرغے میں رہی۔

۲۰۲۴/۷/۴
ولایت کوہاٹ، اورکزئی ایجنسی کے علاقے ماموزئی میر کلام خیل میں ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر اور راکٹ لانچر سے حملہ کر کے کئی اہلکاروں کو ہلاک او زخمی کر دیا.

۲۰۲۴/۷/۴
ولایت گلگت بلتستان ضلع دیامر میں فوج اور مجاہدین کے مابین جھڑپ میں ٦ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے ہیں ذرائع کے مطابق جنگ تاحال وقفے وقفے سے جاری ہے گھمسان کی اس جنگ میں کمانڈر مولانا شاہ فیصل بھی شہادت کا جام نوش کر گئے ہیں، مجاھدین نے نام نہاد سیکیورٹی اداروں کا محاصرہ توڑ کر اپنے شہید ساتھی اور باقی محاصرہ ساتھیوں کو اپنے تحویل میں لے لیا ہے اور سیکیورٹی فورسز کے خلاف جوابی کاروائی جاری ہے، چھاپے کیلئے آنے والے فوج اہلکار مجاہدین کے محاصرے میں رہے جن پر مجاہدین کی جانب سے حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔

۲۰۲۴/۷/۵
ولایت گلگت وبلتستان ضلع دیامر کی تحصیل داریل میں مجاہدین نے تین گاڑیوں پر مشتمل فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۷/۵
ولایت ڈی آئی خان تحصیل ٹانک میں واقع شاہ عالم پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں تین اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۷/۵
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل گڑیوم کے گاؤں بوبلی کے نزدیک فوجی مورچے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۷/۵
ولایت گلگت وبلتستان ضلع دیامر کے علاقوں داریل ، شتیال ، ڈھاسو اور تانگیر میں مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملے کیے جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۷/٦
ولایت ملاکنڈ باجوڑ ایجنسی کے علاقے کٹکوٹ میں فوجی پوسٹ پر حملے کے نتیجے میں ایک کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۷/۷
ولایت بنوں ضلع بنوں تحصیل جانی خیل میں واقع والی نور پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری اسلحے سے حملہ کیا جس میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا جبکہ جانی نقصان کا بھی قوی امکان ہے.

۲۰۲۴/۷/۷
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل گڑیوم شوزے بودر گاؤں میں مجاہدین نے چیک پوسٹ کے قریب جاکے آواز دی کہ کوئی ہے؟ ایک فوجی اہلکار جیسے ہی باہر نکلا مجاہدین

نے فائرنگ کرکے قتل کردیا اور اس کے بعد پوسٹ پر حملہ آور ہوئے جس میں مزید ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ کے ضلع چترال دروش اوسون درہ میں واقع فوجی پوسٹ پر تعارضی حملہ کے نتیجے میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے تھے.

۷/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور ، خیبرایجنسی تحصیل باڑہ تیراہ میدان میں واقع ارھنگی آرمی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے دو اہلکاروں کو ہلاک کیا جبکہ حملے میں ایک عدد کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا.

۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئ کے علاقے لالی پنگہ اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۷/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی کے گاؤں ماریخیل میں فوجی پوسٹ سے گشت کیلئے نکلنے والے ۷ فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۸/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبرایجنسی تحصیل جمرود میں واقع گودر ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزرگن سے حملہ کیا جس میں ایف سی کا ایک اہلکار زخمی ہوا۔

۸/۷/۲۰۲۴
ولایت کراچی کراچی شہر میں واقع کریم آباد کے قریب بدنام زمانہ پولیس محکمہ "سی ٹی ڈی" کے علی رضا نامی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فائرنگ کرکے قتل کردیا جبکہ ان کا گن مین شدید زخمی ہوگیا، حملے کے بعد مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۹/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبرایجنسی تحصیل باڑہ میں واقع دوجنگی نہر ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزرگن اور راکٹوں سے حملہ کرکے تین ایف سی اہلکاروں کو زخمی کردیا جبکہ ایک عدد بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۹/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان تحصیل ٹانک میں واقع مغزائی قلعہ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۹/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ ضلع دیر جندول کے علاقے مسکینی میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۹/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خمرنگ اور سرہ خاورہ کے درمیان تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے دس گاڑیوں پر مشتمل فوجی قافلے پر گھات لگا کر کامیاب حملہ کیا، اس کاروائی میں فوج کے ایک کیپٹن اور دیگر عہدیداروں سمیت تیس سے زائد اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے .فوجی کانوائی میں موجود صرف تین گاڑیاں مجاہدین کے حصار سے نکلنے میں کامیاب ہوئیں البتہ ان میں موجود اہلکاروں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی تصدیق نہیں ہوسکی۔

۹/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور ، خیبرایجنسی تحصیل باڑہ کے علاقے قمبر خیل میں چند دن پہلے جاسوسی کرنے والے دو بندے زیت اللہ اور خالد کو مجاہدین نے کامیابی سے ٹارگٹ کرکے قتل کردیا مذکورہ بندوں نے کمانڈر عبدالرحمن سمیت چھ

ساتھیوں کو جاسوسی کے ذریعے فوج کے ہاتھوں شہید کروایا تھا۔

۲۰۲۴/۷/۹

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ تحصیل گومل کے علاقے کوٹ اعظم میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی فوجی اور ایف سی اہلکاروں کو ہلاک وزخمی کیا جبکہ چھاپے کو ناکام بناتے ہوئے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے،

یاد رہے اس چھاپے میں مجاہدین نے تین ایف سی اہلکاروں کو حراست میں لیکر محفوظ مقام پر منتقل کیا۔

۲۰۲۴/۷/۱۰

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں مغزیو قلعہ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی جزوی طور پر تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۷/۱۰

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل دتہ خیل کے علاقے زوئی سیدگی میں بیزی پہاڑ پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۷/۱۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل مکین کے علاقے دشگاہ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۷/۱۱

ولایت پشاور، ضلع پشاور ایف آر پشاور تحصیل بڈھ بیر کے علاقے شیر کیرہ میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بھرپور مزاحمت کی اور کئی گھنٹوں تک فوج کے ساتھ مقابلہ کیا جس کے نتیجے میں فوج کے چار اہلکار ہلاک اور کئی شدید زخمی ہوئے، چھاپے میں تحریک طالبان پاکستان کے تین مجاہدین کمانڈر عبدالرحیم، معاویہ اور فاتح نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

۲۰۲۴/۷/۱۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی سہیل بیچی روڈ پر مجاہدین نے دو فوجی گاڑیوں پر گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں گاڑیوں میں سوار تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۷/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل لدھا کے علاقے میشتہ پاٹائی مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۷/۱۱

ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان اعظم ورسک، مانڑہ اور غرلامہ میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے، جھڑپ میں ہلاکتوں کی اطلاع ملی ہے۔

۲۰۲۴/۷/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل گڑیوم کے گاؤں ڈاکی ہیندی ژاورے میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر اسنائپر سے حملہ کر کے ایک اہلکار کو زخمی کردیا جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۷/۱۳

ولایت مردان، ضلع مردان رستم میں شہیدان پولیس پوسٹ پر مجاہدین نے لیزرگن سے حملہ کیا جس میں کانسٹیبل امجدخان سمیت کئی اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۷/۱۳

ولایت پشاور، ضلع پشاور شہر تھانہ مچنی گیٹ کے قریب مجاہدین نے سی ٹی ڈی اہلکار احتشام درانی کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ ضلع چترال کے علاقے ارندو میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا جبکہ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ باجوڑ ایجنسی کے علاقے لوئی ماموند میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ تحصیل گومل کوٹ اعظم میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں موجود تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے جبکہ گاڑی بھی مکمل طور پر تباہ ہوئی

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ تحصیل گومل کے علاقے کوٹ اعظم میں مجاہدین نے فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کرکے کئی فوجی اہلکاروں کو ہلاک وزخمی کردیا۔

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت مردان ضلع مردان کے علاقے فارمولو گواٹی روڈ شاہ ڈیر میں مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو گرفتار کرکے اس کا پستول ضبط کرلیا اور آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر رہا کردیا۔

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی بائی پاس روڈ فوجی مورچے پر مجاہدین نے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا۔

۱۴/۷/۲۰۲۴
ولایت مردان، ضلع مردان رستم کے سرحدی علاقے سری چوکی میں مجاہدین نے پولیس ناکے پر حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک کرکے اس کا پستول وغیرہ ساتھ لے گئے۔

۱۵/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی کے علاقے تریخ تلائی میں واقع سرویک قلعہ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۱۶/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈیرہ تحصیل پروآ کڑی شموزئی میں فوجی کیمپ پر بڑے تعارضی حملے میں مجاہدین نے فوجی کیمپ پر چھوٹے اور بڑے ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس میں فوج کے تقریباً ۱۵ اہلکار ہلاک اور دسیوں زخمی ہوئے، کیمپ میں موجود فوجی گاڑیوں کو بھی مجاہدین نے جلادیا۔

۱۶/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی بائی پاس روڈ پر مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور دو شدید زخمی ہوئے .

۱۶/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل مکین کے علاقے زیڑسر لاغر نارائی میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا جبکہ کئی اہلکاروں کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے .

۱۶/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی میں مجاہدین نے فوجی ہسپتال پر لگے ایک عدد بڑے اور دو عدد چھوٹے کیمروں کو مار گرایا

۱۶/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ دیر اپر تحصیل براول میں مجاہدین کے دو مختلف حملوں میں دو عدد سیکیورٹی کیمرے تخریب کا نشانہ

بنے۔

۱۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خاورنگ میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا

۱۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے بادسیاہ میں مجاہدین نے فوج اور پولیس کی مشترکہ پوسٹ پر لیزرگن، راکٹس اور جی ایل سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے جبکہ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا

۱۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے بادسیاہ میں ایک اور فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈز پھینکے جس میں ایک کیمرہ اور سولرز بھی تخریب کا نشانہ بنے جبکہ جانی نقصان کی بھی اطلاع ہے

۱۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی کے علاقے اینگامال کے پیچھے گریڈم قلعہ پر مجاہدین نے اسنائپر سمیت دیگر اسلحہ سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوا

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شوال میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا جبکہ ایک کیمرہ بھی مارگرایا

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل شوال میں مجاہدین نے محین سر فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت کوہاٹ، سنٹرل کرم ایجنسی کے علاقے سرپاخ میں مجاہدین نے پولیس گاڑی پر مائن بلاسٹ کی جس کے نتیجے میں ایس ایچ او سمیت چار پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت کوہاٹ سنٹرل کرم ایجنسی میں مجاہدین نے ایف سی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل تیارزہ کے علاقے خیسور میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل تیارزہ ڈیلہ بروی خیل میں بھی مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی میں زیرکی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور ایک کو شدید زخمی کردیا

۱۸/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل اعظم ورسک کے علاقے نرگاسئ میں مجاہدین نے سی ٹی ڈی اہلکار بخت اللہ دری خیل کو فائرنگ کرکے قتل کردیا

۱۹/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل بویہ کے علاقے ہمزونی ختی کلی میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے

۱۹/۷/۲۰۲۴

ولایت مردان، ضلع مردان تخت بائی کھنڈرات پولیس چوکی پر حملے میں جدید اسلحہ استعمال کیا گیا جس میں عمران نبی نامی اہلکار ہلاک اور حوالدار شبیر خان اور فیاض شدید زخمی ہوئے جبکہ ایک موٹر سائیکل اور ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنے

۱۹/۷/۲۰۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل دتہ خیل میں سپانگیر فوجی مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا

۱۹/۷/۲۰۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل دتہ خیل میں کام بیزی میں اسنائپر سے حملہ کیا گیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا

۲۰/۷/۲۰۲۴

ولایت ملاکنڈ ضلع دیر اپر میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے فوج کا چھاپہ ناکام بنادیا، مذکورہ جھڑپ رات تین بجے تک جاری رہی، جھڑپ میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، جبکہ مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے

۲۰/۷/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ تحصیل گومل گاؤں رغزی میں شرنہ خولہ کے ساتھ ایف سی نے گھات لگا رکھی تھی مجاہدین کو پہلے سے اطلاع تھی اسلئے ایف سی کی وہاں سے واپسی پر مجاہدین نے گھات حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے

۲۰/۷/۲۰۲۴

ولایت کوئٹہ، تحصیل پشین میں بند روڈ پر طالبان نے پولیس گاڑی پر بارود سے بھری موٹرسائیکل بلاسٹ کی جس سے گاڑی میں موجود اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے

۲۱/۷/۲۰۲۴

ولایت کوہاٹ، ضلع کوہاٹ ہنگو روڈ پر المعز سی این جی پمپ کے قریب مجاہدین نے فائرنگ کرکے پولیس اہلکار آصف حیات سکنہ محمد زئی کو قتل کردیا

۲۱/۷/۲۰۲۴

ولایت مردان، ضلع صوابی کے گاؤں گانگوڈھیر میں شین پل کے قریب مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو گرفتار کرکے اس کا اسلحہ اپنے قبضے میں لیا جبکہ آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط اور علاقے کے مشران کی ضمانت پر اسے رہا کردیا

۲۱/۷/۲۰۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی میں حسو خیل پل قلعہ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ٹاور میں نصب کیمرے کو مار گرایا

۲۲/۷/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں مغزیو چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک فوجی ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے

۲۲/۷/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان تحصیل جنڈولہ میں ساڑی کلی اسکول مورچے پر مجاہدین نے حملہ کرکے ایک سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا

۲۲/۷/۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبرایجنسی تحصیل باڑہ تیراہ میدان میں مجاہدین نے نئی زیر تعمیر آرمی پوسٹ کو مسمار کردیا

۲۲/۷/۲۰۲۴

ولایت بنوں ضلع بنوں تحصیل جانی خیل کے علاقے سرہ بنگلہ میں مجاہدین نے فوجی قرارگاہ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی کے علاقے تریخ تلائی میں سرویک قلعہ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل باڑہ کے علاقے میں واقع درس بازار ایف سی کیمپ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل باڑہ کے علاقے درس میں واقع ایف سی کیمپ کے قریب مجاہدین نے پولیس گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کیا جس میں سوار تمام اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور گاڑی بھی مکمل طور پر تخریب ہوئی

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت کوہاٹ ،کرم ایجنسی علاقہ ڈوگر تری چیک پوائنٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل باڑہ کے علاقے سراج الدین مدرسے کے قریب واقع پولیس پوسٹ پر مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ پھینکے جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت ملاکنڈ اپر دیر گاؤں (سرو کلی) میں فوج نے طالبان پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا، تقریبا دو گھنٹے جاری جنگ میں فوج کا ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا جبکہ طالبان ذرائع کے مطابق وہ بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۲/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈیرہ تحصیل درازندہ میں ویجاڑ پل کے ساتھ مجاہدین نے پولیس گاڑیوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں دو پولیس اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے جبکہ دو گاڑیاں بھی تخریب کا نشانہ بنیں

۲۳/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل مکین کے علاقے دشکہ لیٹہ میں مجاہدین نے اسنائپر اور کلاشنکوف وغیرہ سے حملہ کیا جس میں کئی فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۲۳/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان تحصیل ٹانک
ملازوئی میں ایف سی اور پولیس کے مشترکہ سینٹر پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں بھاری جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے

۲۳/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی کے علاقے بجلی نارائی لٹکہ قلعہ میں مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو اہلکار موقع پر ہلاک اور تین زخمی ہوئے

۲۳/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی میں سھیل پل پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

۲۴/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، ضلع پشاور حیات آباد میں واقع ریگی ماڈل ٹاؤن چوکی پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کرکے ایک

پولیس اہلکار کو زخمی کردیا اور چوکی کے اندر ہینڈ گرینیڈز بھی پھینکے ہیں جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۷/۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی کے علاقے تریخ تلائی میں منزکیے سر پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا

۲۰۲۴/۷/۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں لنڈور ٹاپو سر فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر اور لیزر گن سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا

۲۰۲۴/۷/۲۵
ولایت ملاکنڈ، ضلع سوات کے گاؤں غالیگے میں واقع ڈپو چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کیا جس میں دو پولیس اہلکار زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۲۵
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خواجہ خدر میں مجاہدین نے فوج پر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا

۲۰۲۴/۷/۲۵
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں کوہی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن اور ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا جس میں دو اہلکار زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۲۵
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں موسکی میں فوج اور ان کے آلہ کاروں نے مجاہدین پر گھات حملے کی کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے تین آلہ کار اور متعدد فوجی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا

۲۰۲۴/۷/۲۵
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک، جنڈولہ کے علاقے پینگ میں شیخانو پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۷/۲۵
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے پیاژہ میں علی خیل گاؤں کے مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۰۲۴/۷/۲۶
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں واقع سخی پل پولیس چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن اور ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۲۶
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں موسکی میں ہونے والی جنگ کے دوران طالبان نے ایک عدد ٹوڈی کرولہ، ایک عدد فیلڈر، ایک عدد موٹرسائیکل دو عدد کلاشنکوف، دو عدد کمربند، ایک عدد گول میگزین اور دیگر سامان بھی قبضے میں لیا اور محاصرہ ختم کرکے بحفاظت نکل گئے

۲۰۲۴/۷/۲۶
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شوزی میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا

۲۰۲۴/۷/۲۶
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے گلداد گر میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

۲۶/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خواجہ خدر میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کیا ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا گیا

۲۶/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے وچہ خوڑہ مانی سلائی میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کرکے ایک سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا

۲۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل تحصیل پروآ کے علاقے کھوئی بہارہ میں چھاپے کی نیت سے آنے والی فوج پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے

۲۷/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے جنڈولہ چینئ میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، جوابی کارروائی میں کئی اہلکاروں کی ہلاکت کی اطلاع ہے

۲۷/۷/۲۰۲۴
ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے طورو میں مجاہدین نے سی ٹی ڈی آفیسر نصراللہ کو فائرنگ کرکے قتل کردیا

۲۸/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، ضلع پشاور کے بڈھ بیر وچ نہر پولیس تھانے پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو زخمی کردیا

۲۸/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے اماخیل بازار میں فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ کے نتیجے میں ۲۰ فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ ایک گاڑی مکمل تخریب کا

نشانہ بنی

۲۸/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کے سپین قبر جوائنٹ چیک پوسٹ پر طالبان نے ہینڈ گرینیڈز پھینکے جس میں ایک اہلکار شدید زخمی ہوا

۲۸/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے کونڈسر میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ۴ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک شدید زخمی ہوا۔

۲۸/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، پشاور کے فقیر آباد تھانے پر مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈز پھینکے، جس میں کئی اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۸/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل جمرود میں واقع تور چھپر دفاعی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا

۲۹/۷/۲۰۲۴
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان، آدم خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، جوابی کارروائی میں تین فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۲۹/۷/۲۰۲۴
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی ماریخیل پوسٹ پر مجاہدین نے کارروائی کرتے ہوئے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا

۲۹/۷/۲۰۲۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے ترتیخ تلائی میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر

سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کردیا جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا۔

۲۰۲۴/۷/۲۹
ولایت ملاکنڈ، ضلع سوات کی تحصیل بابوزئی مینگورہ کے نواحی علاقے مرغزار کوکڑئی میں مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۴/۷/۳۰
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لواڑہ علاقے تونده دره میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، جوابی کارروائی میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور دو کو زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۳۰
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درازندہ میں فوج و سی ٹی ڈی نے مل کر مجاہدین پر چھاپہ مارا، جوابی کارروائی میں سی ٹی ڈی اور فوج کے تقریباً ۷ اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۳۰
ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے بابوزئی کاٹلنگ میں مجاہدین نے پولیس تھانے پر تعارضی حملہ کیا، جس میں کئی پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۳۰
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم میں طالبان نے فوجی مورچے پر گوریلہ حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۷/۳۰
ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے مامیتون خیل میں تحریک طالبان پاکستان اور حافظ گل بهادر کے مجاہدین نے تین گاڑیوں پر مشتمل فوجی قافلے پر گھات حملہ کیا، جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۷/۳۰
ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لوئر کے علاقے میدان سوری پاؤسر پر مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت کوئٹہ، ضلع پشین، گاؤں ملیزئی میں مجاہدین نے لیویز چوکی پر حملہ کیا جس میں ۲ اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے چاروازگئی میں مجاہدین نے پولیس موبائل پر گھات حملہ کیا، جس میں سب انسپکٹر عالم زیب آفریدی ہلاک جبکہ دو پولیس اہلکار سب انسپکٹر قمندان آفریدی اور کانسٹیبل شیر علی شدید زخمی ہوگئے، مجاہدین نے ایک عدد کلاشنکوف بھی اپنے قبضے میں لیا

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شین سترگی میں ولئی پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت کوئٹہ، ضلع پشین میں جان اڈہ کے قریب مجاہدین نے پولیس پر حملہ کیا جس میں ایک اہلکار شدید زخمی ہوا

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں سہیل پل مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی کے علاقے پتسی اڈہ میں فوجی مورچے پر مجاہدین نے لیزرگن سے حملہ

کرکے ۲ فوجی اہلکاروں کو ہلاک جبکہ ایک کو زخمی کردیا

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت کوہاٹ، اورکزئی ایجنسی کے علاقے ماموزئی میر کلون خیل میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے دشگاہ میں مجاہدین نے چار فوجی گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۴/۷/۳۱
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پانچ پرائیویٹ سیکیورٹی گارڈز کو اس وقت گرفتار کیا جب وہ اپنی ڈیوٹی پر موجود تھے، تحقیق کے بعد قیادت نے ان کی رہائی کا فرمان جاری کردیا۔

146 کُل حملے

روان سال (2024ء) ماہ جولائی (ذوالحجۃ - محرم الحرام)

نقصان اٹھانے والے ادارے

- فوج 87
- پولیس/CTD 77
- ایف سی 38
- 13

جانی نقصان

215

- ہلاکتیں 91
- زخمی 124

گرفتاری: 10

نوعیتِ عملیات

- 54 سنائپر/لیزر حملے
- 14 تعارضی حملے
- 13 گرنیڈ/بم دھماکے
- 17 گھات حملے
- 03 ٹارگٹڈ حملے
- 12 جوابی حملے
- 33 گوریلہ حملے

دشمن سے حاصل شدہ سامان

- 01 عدد موٹر سائیکل
- 02 عدد کاریں
- 05 کلاشنکوف
- 04 عدد میگزین
- 01 عدد پستول

سینکڑوں گولیاں و مختلف فوجی ساز و سامان

تخریب

- 01 ڈرون کیمرہ
- 09 فوجی گاڑیاں
- 32 سیکیورٹی کیمرے
- 04 فوجی چیک پوسٹ
- 01 موٹر سائیکل
- 01 سولر سسٹم



UMAR MEDIA

تحریک طالبان پاکستان

HTTPS://UMNEWS.NET

ہم پوری اسلامی دنیا اور بالخصوص ''قطر'' کے حکمرانوں اور مذہبی رہنماؤں سے بھی یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ آکر پاکستان میں جاری جنگ کا جائزہ لیں کہ آیا یہ پرائی جنگ ہے جو کہ ہمارے اوپر مسلط کی گئی ہے اور ہم ان حکمرانوں کے مظالم سے مجبور ہو کر ان کے خلاف اپنی دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں یا واقعی ہم دہشت گرد ہیں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جیسا پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کو باوجود مظلوم ہونے کے دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے اسی طرح ہمیں بھی باوجود مظلوم ہونے کے دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے۔

لہٰذا آپ حضرات ہمارے درمیان انصاف اور حق کی بات کیجئے

اقتباس از پیغام امیر محترم

ابو منصور عاصم نور ولی محسود حفظہ اللہ تعالی

امیر تحریک طالبان پاکستان